رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے [illegible] (۲) خواص معاونین سے [illegible] (۳) ہندوستان سے باہر [illegible]
(۴) غیر مذاہب والوں سے [illegible] (۵) اپنی جماعت کے غریبوں سے [illegible]
(۶) [illegible] سے کم آمدنی والے لوگوں سے [illegible]

نمبر ۵	قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ	جلد ۱۱

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ موسم کی حالت میں بارش کی وجہ سے پھر سردی کی تیزی ہوگئی ۴ فروری سے آسمان ابر آلود رہا اور ۴ کی رات سے برس رہا ہے ۶ کی صبح تک جب میں یہ لکھ رہا ہوں برابر بارش ہو رہی ہے ڈھاب خوب لبریز ہو کر بہنے لگی ہے۔

۲۔ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت میں بسبب اعلانا ساز رہی اور ہر طرح سے خیریت ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا حیدر آبادی طالب علم جس کو پچھلے دنوں سگ دیوانہ نے کاٹا تھا اور اُسے علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا تھا۔ اسی عارضہ ہائیڈرو فوبیا میں بیمار ہوگیا کسولی تار دیا گیا وہاں سے جواب آیا کہ افسوس اس کا کچھ علاج نہیں کر سکتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل کا کرشمہ دیکھئے یہاں وہ بچہ مستعدی سے علاج کرنے پر اچھا ہوگیا ہے اب اس کی حالت بہت ہی اچھی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اس بچے کے لئے دعا کی اور بزرگان امت کو بھی بہت احساس ہوا تھا خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں میں برکت ڈالی۔

۴۔ جناب ملک جس مل صاحب کی سعی سے اروڑیوں کی صفائی ہوگئی۔ جو بعض پڑی رہی ہیں وہ بھی انشاء اللہ اُٹھیں گی اور ایسے اگر بار تو اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماریں گے۔

۵۔ اس ہفتہ کے تازہ الہامات درج ذیل ہیں۔

یکم فروری ۱۹۰۷ء — ۱۔ روشن نشان
۲۔ ہماری فتح ہوئی

۳ فروری ۱۹۰۷ء — ۱۔ انما یرید اللہ لکم الیسر
۲۔ الحق بشیعۃ موسیٰ۔ و رضی اللہ بہ قولا
۳۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت

ویطہرکم تطہیرا

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے۔ اس شخص یا اُن اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنے اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بموجب اُسکے قول کے راضی ہوا۔ اے اہل بیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدر الدین

گزشتہ اشاعت میں اسکندریہ سے آنے والا خط درج ہو چکا ہے اُس کا جو جواب دیا گیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

حضرت فاضل احمد زہری بدر الدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط گرامی جو ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا تھا ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہنچا۔ اس خط میں جو آپ نے معہ اپنے جملہ اخوان و رفقائے طریق کے اپنا شوق و اخلاص ساتھ ان تعلیمات و انوار و حقائق اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا میں تبلیغ کر کے اس قرن میں شائع کی ہیں اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت اقدس جناب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان سب جملہ رفقاء کو جو مخلصین ہیں سلام فرماتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت اقدس کو ہم عنقریب روانہ کریں گے اور اگر یہ سب ایک یا دو کتابیں آپ کے پاس نہ پہنچیں تو آپ ہم کو اطلاع فرمائیے۔ تاکہ ہم دوبارہ بھیجیں۔ اور آپ ہم کو یہ بھی اطلاع دیویں مفصلاً کہ آپ صاحبوں کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی اطلاع جو حضرت خلیفۃ اللہ نے شائع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن اکابر علماء نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے ان کے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمائیے۔ بالآخر سب کو ہمارا سلام فائق الاحترام پہنچے۔ تحریرہ۔ ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ

تازہ الہامات۔ ۹ فروری ۱۹۰۷ء۔ خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے۔ رحمک اللہ۔ انک انت الاعلیٰ۔ امید ہماری تھی ایک مکان سے خیر دعا ہے۔ ان اللہ مع الابرار۔ ہنت موالا ابرار۔ تمام دنیا کے لئے ایک +

حق میں وصیت کی ہے اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے پس شکر کرے میرا اور اپنے والدین کا - میری طرف ہی لوٹنا ہے - یہاں والد کا شکر ادا کرنے کی وجہ بیان نہیں کی مگر وہ ظاہر ہے کہ جب اسکی والدہ اسکی تنگی میں ہوتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے اور جب یہ پیدا ہوتا ہے تو اسکی ہی خبرگیری کرتا ہے پھر ایک اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ میرا شکر کر یہاں کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی تو انسان تمہیں اسکا شکر کرے اصل بات یہ ہے کہ بچے کی محبت خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل میں ایسی ڈالدی ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایکدن زندہ رہ سکتا - پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں میں دودھ اوتر آتا ہے .... پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ورنہ پھر میری طرف بھی آتا ہے - اگر ایسا نہ کیا تو وہاں اسکی سزا بھگتوگے - پھر ہے فان جاھدٰک ان تشرک بی ما لیس لک بہٖ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون ؕ اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری بچے پر فرض کی گئی ہے اور جسکے نہ کرنے پر عذاب کی دہمکی دی گئی ہے - وہ بھی اگر کہیں کہ مجھ سے شرک کر جس کا کہ تجھ کو علم نہیں پس اونکی بات نہ مان مگر پھر بھی دنیا میں ان کی تابعداری ہی کر اور اسکی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیونکہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے جہاں کہ تمکو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جائیگا - یہاں خدا تعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے کہ والدین کی بھی اس معاملہ پرواہ مت کرو - اور مجھ سے شرک نہ کرو اور جبکہ تم ہیں اور والدین میں ایک قسم کی جدائی ہوئی تو گویا کہ تم ایک یتیم کیطرح رہ گئے مگر خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں اوٹھاتا پھر خدا تعالیٰ نے جیساکہ تمہارے پیدا ہونے کے وقت تمہارے والدین سے کیا یعنی ان کے دلوں میں محبت ڈالدی ویسا ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل میں محبت ڈالدیگا بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ خدا کچھ چیز کے زیادہ کر کے واپس کرتا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے واتبع سبیل من اناب الی جو میری طرف جھکتا ہے یعنی رسول اوس - کی تابعداری کرو اور اسی کو والدین تصور کرو اب پھر لقمان کا قول آیا یابنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموٰت او فی الارض یات بھا اللہ ؕ ان اللہ لطیف خبیر یعنی اگر ایک ذرا سا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو - تو خواہ وہ پتھر میں یا آسمانوں میں اور خواہ زمین میں ہو اس کو لے آئیگا - کیونکہ خدا لطیف خبیر ہے یہاں بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتاتے ہیں کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے - پس شرک سے اتنا بچ کہ رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر یابنی اقم الصلوٰۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علیٰ ما اصابک ؕ ان ذٰلک من عزم الامور یعنی اے بیٹے نماز کو قائم کردے نیک باتوں کا وعظ کر حکم کر اور بدیوں سے لوگوں کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھے پہونچے - کیونکہ یہ بڑے کاموں میں سے ہے اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہیں بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہیں کہ شرک کو ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کردے یعنی اپنی عبادتوں کو سنوار یہاں تک کہ تیرا بولنا

تیرا سننا اور کہنا اور پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگوں کو نیک باتیں سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا - پھر اوس وقت جیسا کہ سنت ہے لوگ تیرے مخالف ہو جائینگے اور تکلیفیں اور اذیتیں تجھ کو دینگے کیونکہ رسولوں کے ساتھ شروع شروع میں ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتوں پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ؕ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور یعنی لوگوں کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین میں ایک کبر اور اکڑ سے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنے والا انسان پسند نہیں ہوتا - اب حضرت لقمان فرماتے ہیں کہ جب تو صبر کریگا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرینگے کیونکہ جب تو خدا کے لئے لوگوں سے علیحدہ ہو جاویگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرینگے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہاں تک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے - پس ایسا مت کر بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس میں شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہیں واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ؕ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر یعنی میانہ روی اختیار کرو اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے اس جگہ پر یہی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جائے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آویں تو اسوقت وہ تجھ سے ملنے آویں اور تو دوڑ کر گھر میں گھس جاوے تو ان کو کسقدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا کہ تجھ کلام سنیں گے مگر یہاں تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازوں سے بری معلوم ہوتی ہے اس رکوع میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہوں کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر پھر جب تو گناہوں کو چھوڑ دیگا اور نیکیاں کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا - پس دیکھو خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیوں کی جڑ ہی شرک ہے اب میں یہ دعا کر کے بیٹھتا ہوں کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکیں آمین

ڈائری

(۳۱- جنوری - نماز ظہر)

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ظہر کی نماز میں تشریف لائے دو معزز اہل ہنود جو حضرت حکیم الامۃ کے پاس معالجہ کیلئے آئے ہوئے تھے اونھوں نے مولوی صاحب سے حضرت اقدس کے دیکھنے کی التماس کی لہذا اون کو شفاخانہ سے چھوٹی مسجد میں بلایا گیا - حضرت اقدس باہر تشریف لائے تو حضرت حکیم الامۃ نے اون کا حضرت اقدس سے انٹروڈیوس کرایا بعد ازاں جماعت کی تکبیر ہوگئی اداے فرض کے بعد حضرت اقدس اندر تشریف لیگئے اور کوئی تذکرہ نہیں ہوا -

نماز عصر حضرت اقدس نماز عصر میں تشریف لائے مفتی صاحب سے فرمایا کہ بعض شکایتیں آئی ہیں کہ خطوں کا جواب نہیں ملتا - خطوں کے جواب لکھیں جاویں اتنے میں حضرت حکیم الامۃ تشریف

لائے بجبر جماعت ہوگئی ادائے نماز کے بعد حضرت اقدس اندر تشریف لیگئے -

واضح ہو کہ حضرت اقدس امام علیہ السلام کے نام جو خطوط آتے ہیں وہ براہ راست چیٹی رساں حضرت اقدس کو جا کر دیتا ہے اور سب خطوط کو حضرت خود ملاحظہ فرماتے ہیں اکثر جواب لکھنے کے لئے ہدایتیں کر کے منشی کو سپرد فرماتے ہیں ناسازی طبع نہ ہو اور فرصت ہو تو بہت کا جواب خود تحریر فرماتے ہیں

ڈائری اوقات خمسہ حضرت اقدس امام علیہ السلام بحالت صحت پانچوں نمازیں باہر آکر باجماعت پڑھتے ہیں مریدین کو بھی اس امر کی تاکید فرمائی ہے مرض سے کچھ بھی افاقہ ہو تو آپ باہر آکر جماعت میں شامل ہوتے ہیں اگر آپ باہر نہ آسکیں تو اندر گھر میں اہل بیت کے ساتھ باجماعت نماز ادا فرماتے ہیں -

۲۸ جنوری کو ملک مصر شہر اسکندریہ سے ایک خط آیا جس میں کاتب نے مصری لوگوں کی دلچسپی سلسلہ احمدیہ سے ظاہر کی ہے وہ خط لیکر نماز ظہر کے وقت آپ معمولی مسجد میں حلقہ خادمین میں تشریف لائے اور سنایا اسوقت آپکو پہلو میں سخت درد ہو رہا تھا چنانچہ ایک اینٹ گرم کر کے پہلو میں رکھے ہوئے تھے باوجودیکہ آپ کو شدت کا درد ہو رہا تھا مگر آپ کا چہرہ بشاش نظر آتا تھا شدت درد کی وجہ سے آپ زیادہ بیٹھ نہ سکے اور نماز سے پہلے ہی اندر تشریف لیگئے -

لہذا ناظرین کو واضح رہے کہ اوقات خمسہ میں سے جن اوقات کی ڈائری اخبار میں درج نہ ہو سکے وہ سمجھ لیں کہ حضرت اقدس بسبب بیماری کے باہر تشریف نہیں لاسکے یہی وجہ ہے کہ آج عصر کو آپ باہر تشریف نہیں لاسکے میں نے پرسوں آپکی زبان مبارک سے سنا تھا فرماتے تھے درد گردہ گویا ایک موت ہوتی ہے - اور یہہ درد آپکو اکثر ہوتا ہے -

ہمارے مخالفین غور کریں کیا اس حالت میں کوئی شخص جسکو ہر وقت موت کا سامنا رہے اور جس نے کبھی جوانی میں بھی کوئی جھوٹ نہ بولا ہو اور ...... کی اوس پر کوئی الزام ثابت ہوا ہو کیا وہ ... پھر ایسی حالت میں خدا پر افترا کر سکتا ہے - کیا کوئی جھوٹا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اسی سال کی ہوگی اور میں اپنا کام پورا کر کے دنیا سے رخصت ہونگا اور پھر خدا تعالیٰ اوسکی ہر ایک بات کو پورا بھی کرتا جاوے اور اوس کے مخالفین پر تباہی پر تباہی لاوے اور اسکی جماعت کو روز بروز ترقی دیتا جاوے -

نماز جمعہ حضرت امام علیہ السلام چھوٹی مسجد میں تشریف لائے اور نماز جمعہ سے پہلے دو سنتیں پڑھیں - مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے خطبہ جمعہ پڑھا - ادائے نماز جمعہ کے بعد حضرت اقدس نے آج کے ذیل کی [illegible] وحی سنائی ......

روشن نشان + ہماری فتح ہوئی -

۲۶ جنوری ظہر ایک احمدی بھائی کا خط پیش کیا گیا لکھا کہ میں نے ایک احمدی بھائی کے دو بیٹوں کا معالجہ کیا تھا ایک انمیں سے شفایاب ہوا دوسرا مر گیا اور اس بھائی نے دس روپیہ فیس کے دیئے تھے کیا وہ میرے لئے جائز ہیں -

فرمایا ہاں جائز ہے -

تعریف ولیمہ بھی اس ضمن میں پوچھی گئی تھی فرمایا کہ ولیمہ یہہ ہے کہ نکاح کرنے والا نکاح کے بعد اپنے احباب کو کھانا کھلائے -

۳-فروری آج نماز ظہر کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک طالبعلم کے متعلق جسکو کچھ عرصہ سے سگ دیوانہ یعنی پاگل کتے نے کاٹا تھا معلوم ہوا کہ اوس میں اوسی بیماری کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو خبر کی گئی تو آپ بڑے اضطراب سے دعا و دوا کرنے لگے اور بار بار اوسکی خبر گیری فرماتے تھے -

نماز عصر کے بعد حضرت حکیم الامۃ جبکہ بڑی مسجد میں قرآن کریم کا درس فرما رہے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوائی اوس طالبعلم کے لئے بھیجی کہ یہ دوائی اسکو کھلاؤ حضرت حکیم الامۃ نے حاضرین کو فرمایا کہ دیکھو خدا کے ماموروں میں کس قدر خلقت اللہ پر شفقت ہے + الغرض ہر ایک احمدی فرد میں اوس طالبعلم کے لئے ایک درد تھا اور دعا کرتے تھے -

حضرت حکیم الامۃ کے اوس طالب علم کے متعلق یہ لفظ ہیں اوس بچے کے لئے مجھے سخت اضطراب ہے مجھے ایسا دل میں اوس کے لئے درد ہے کہ میں تمکو سبق نہیں پڑھا سکتا - حضرت اقدس نے مجھے اندر سے کہلا بھیجا ہے کہ یہ دوا اسکو پلاؤ - پھر اب اور دوائی اس کے لئے بھیجی ہے دیکھو آپ کسقدر مخلوق اللہ پر شفقت رکھتے ہیں اختتام درس کے بعد مولوی صاحب نے اوس کے لئے فرمایا کہ سب اوسکی صحت کے لئے دعا کرو حاضرین نے درد دل سے دعا کی خود بزرگ کی دعا بھی ایسی تھی جیسا کہ ایک انسان کے کسی عضو کو زخم ہو تو سارے جسم میں بے قراری و بے آرامی ہو جاتی ہے ایسا ہی ایک طالبعلم کی تکلیف سے سب میں ایک درد پیدا ہو گیا گویا ایسا معلوم ہوا کہ سب میں ایک روح اور جدا جدا جسم ہیں -

۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ظہر کے وقت مندرجہ ذیل سوالات حضرت اقدس کے حضور میں خطوط سے پیش ہوئے

ایک شخص کا سوال یہہ ہوا کہ میری پہلی بیوی کو جلدی اولاد ہو جاتی ہے جس کے باعث وہ بہت کمزور ہو گئی ہے کیا میں دوسرا نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں -

حضرت نے فرمایا اوسکو بہر صورت اختیار ہے -

ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ میرے سے گناہ ہو جاتا ہے اور پھر توبہ کر لیتا ہوں پھر گناہ ہو جاتا ہے کیا علاج کروں - حضرت نے فرمایا پھر توبہ کرے اسکا اور کیا علاج ہے -

سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ عذر کرتے ہیں کہ جنکی عورت آگے موجود ہو ہم اوسکو ناطہ نہیں دیتے - حضرت نے فرمایا پھر اس سے تو وہ خدا تعالیٰ کے حکم مثنیٰ و ثلاث و رباع کو بند کرنا چاہتے ہیں -

سوال پیش ہوا کہ بندوق کے شکار کے متعلق کیا حکم ہے - حضرت نے فرمایا تکبیر پڑھ کر بندوق چلا دے شکار مر جاوے تو حلال ہے -
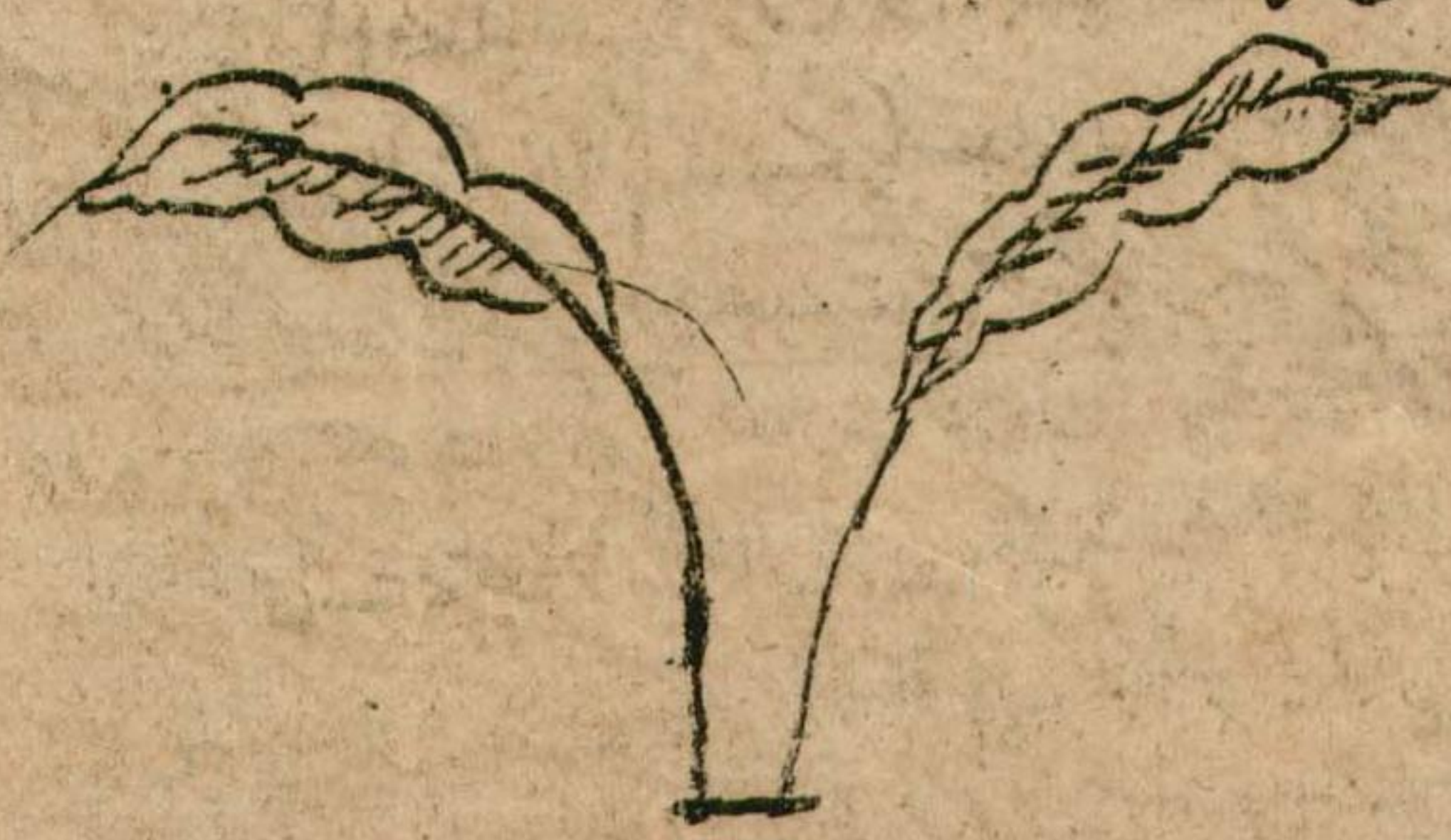
پردہ اور بے پردگی

اگر صرف مذہبی اختیارات سے ہی پردہ کی بحث کی جاسکتی ہے تو شاید میں اسپر کچھ بھی نہ لکھتا۔ لیکن چونکہ اب اس بحث کا بہت سا حصہ رسم کے متعلق سمجھا جاتا یا سمجھا گیا ہے اس واسطے مجھے جرات ہوتی ہے کہ میں اس رسم کی نسبت کچھ کہوں یا کچھ لکھوں۔ گو واقعات موجودہ سبق دے رہے ہیں کہ اب وہ بحثیں نہ کیجائیں جن کا نتیجہ سوائے تنافر اور تباین کے اَور کچھ نہیں نکلتا اور بجائے مزعوم اتفاق یا اصلاح کے تفرقہ اور عناد بڑھتا ہے۔ مگر چونکہ یہ بحث اب سوشیل اخلاقی پہلو سے بھی پیش کی جاتی ہے اور اسپر بہت سے امور کا انحصار بتلایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ کسی قوم یا کسی ملک کی ترقیات میں اسکا بھی ایک جزو کثیر شامل ہے تو اسپر کچھ کہنا یا کچھ لکھنا قبل از وقت نہ ہوگا۔

اگرچہ بجائے خود میرا یہ خیال ہے کہ ابھی مسلمانوں میں باعتبار موجودہ حالت اور دیگر ضروریات کے اس بحث کا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ جس قوم میں اور چند ابتدائی اور لازمی اصلاحیں ابھی قابل بحث ہوں اُسے ایسی بحثوں کا چھیڑنا ایک جلد بازی کرنا ہے۔

یہ بحث اگر مسلمانوں میں چھڑتی بھی تو ایسے پیرایہ میں چھڑتی کہ جس سے بے وقت ایک انقلاب عظیم پیدا ہونے کا بھی خوف نہ ہوتا۔

گو اس بحث کے دلائل اور واقعات اصلاحی ہیں۔ لیکن درحقیقت اُن میں نمایشی مواد بھی بہت کچھ بھرے ہیں یہ قاعدہ کی بات ہے کہ نمایشی مواد کی صداقت ملمع نما ہوتی ہے۔ طبیعتیں جوش میں آ کر بھر رہجاتی ہیں۔ ایسے مصلحین گو اپنے تمام جذبات سے کام لیتے ہیں مگر چونکہ انہیں ہمدردی اور صداقت کامل نہیں ہوتی اس واسطے اخیر تک ناکامیابی رہتی ہے ناکامیابی ہی نہیں بلکہ قوم اور افراد قوم میں ایک قسم کی تشویش اور وحشت پھیلجاتی ہے۔

یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پردہ کے متعلق کوئی نئی بحث ہے۔ تاریخ ہمیں پتہ دیتی اور پردہ کی بنیادی ہدایتیں دکھاتی ہیں کہ اسکے متعلق موافق اور مخالف ہوائیں شروع سے چلتی رہی ہیں۔ اور کسی نہ کسی پہلو میں ایسی بحثوں کا ظہور ہوتا رہا ہے صرف فرق یہ ہے کہ پہلے ایام میں وسائل اشاعت کی کمی اور محدود ہونے کی وجہ سے یہ بحث چنداں شہرت پذیر نہیں تھی یا یہ کہ اُن ایام میں ایسے مباحث کی کوئی غرض ہوتی تھی اور اب اُن کا بہت سا حصہ نرا نمایشی اور تقلیدی ہے۔ ایک جانب سے نہیں بلکہ دونوں جانب سے نمایشی طریقے یا نمایشی دلائل سے کام لیا جاتا ہے۔

جب کوئی بحث نمایشی طریقوں میں چھڑ جاتی ہے تو اس کے ساتھ ضد اور افراط تفریط کا عارضہ بھی عارض ہوجاتا ہے جو کسی حالت میں بھی منزل مقصود پر نہیں پہنچنے دیتا۔ وہ قوم بڑی ہی بدقسمت ہے جس کی ضروری بحثیں بھی نمایش اور افراط و تفریط یا ضد کے دائرہ میں گھر جاتی ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ اصلاحی معاملات میں جھگڑے ضدیں ہوتی ہیں مگر کس کی جانب سے؟ اُن لوگوں اُن اشخاص کی جانب سے جو ایک عرصہ سے ایک غلطی میں گرفتار اور اُسکے عادی ہیں۔ اُن افراد کی طرف سے جو خود اصلاح طلب ہیں نہ کہ اُن اصحاب کی جانب سے جو چشم بددور خود مصلح ہیں۔

اگر میں غلطی نہیں کرتا تو ہماری ہی قومی بحثیں زیادہ تر ایسی ہیں جن میں اصلاح کی بجائے نمائش اور ضد حلول کر جاتی ہے۔ جب ہم بحث پر آتے ہیں تو ہماری انعاد نگاہوں میں دوسرے کے موتی بھی کنکر دکھائی دیتے ہیں اور ہمیں کھرا بھی کھوٹا نظر آتا ہے۔ ہم اپنے مدمقابل کی ذات میں چند نقصوں کے سوائے بیسیوں اور اچھائیاں اور خوبیاں نہ دیکھتے ہیں۔ لیکن بوجہ اپنے مقابل ہونے کے وہ اچھائیاں اور وہ خوبیاں بھی بُرائیوں اور بدیوں سے موصوف کی جاتی ہیں جسے ہم بُرا سمجھتے ہیں۔ وہ سب باتوں میں بُرا ہے اور جسے اچھا جانتے ہیں وہ سب کیوف میں اچھا ہے۔ جس قوم اور جس شاخ میں تحقیق اور انصاف اور انتخاب واقعات کا یہ پیمانہ ہو اُس کی نسبت کیا کہا جاتا ہے۔

پردہ کی بحث میں دونوں فریق رہ تحقیق سے دور پڑے ہیں۔ پُرانی جماعتیں افراط کے عارضہ میں گرفتار ہیں۔ اور بعض جلد باز نئی پود تفریط کے نشہ میں ایک اَور ہی داغ بیل ڈالنے کو ہے۔

اِس بحث کے بڑے بڑے بنیادی فریق تین ہیں۔

(الف) فریق حامی پردہ } مرد
(ب) فریق مخالف پردہ }

(ج) مستورات[1]۔ یعنے مرجع بحث۔

پہلے فریق کے دو شعبے ہیں۔

(۱) حامی باعتبار مذہب۔
(۲) حامی باعتبار رسم۔

دوسرے فریق میں عموماً وہی لوگ شامل ہیں جو مذہبی اعتبارات سے پردہ کے مخالف ہیں۔ اِن کے خیال میں یا تو۔

(۱) مذہب نے سرے سے ہی اسبارہ میں غلطی کھائی ہے۔

(۲) یا مذہبی ہدایات اور احکام کی تاویل یا تعمیل غلط اصولوں پر مبنی ہے جو فریق اس حکم یا اس رسم کا حامی اور موید ہے اُس کے دلائل مختصراً یہ ہیں یا یہ ہو سکتے ہیں۔

(الف) پردہ عورت کی نسبت قرآن مجید میں یقینی آچکا ہے۔

(ب) بانی شریعت نے پردہ کا عملاً حکم دیدیا ہے۔

(ج) پردہ کی رسم اسلام میں شروع سے ہر قوم اور ہر فرقہ کے اندر پائی جاتی ہے۔

(د) پردہ عورتوں کی عفت اور عصمت کا ضامن یا کم سے کم محافظ ہے۔

(ه) ابھی تک ہندوستان میں ایسا وقت نہیں آیا ہے کہ پردہ کی رسم یک لخت اُٹھا دیجائے۔ اگر ایسا کیا بھی جاوے تو سخت قبوحات ناشی ہونے کا اندیشہ ہے۔

(و) پردہ میں کوئی تکلیف نہیں عورتیں خود اس کی عادی اور خواہشمند ہیں اور اُنھیں آزادی سے کراہیت اور گونہ نفرت ہے۔

(ز) یہاں کی عورتیں بے پردگی کی بوجوہ ننگے محتمل یا کفیل نہیں ہو سکتیں۔

فریق مخالف کے دلائل مخالفانہ اگرچہ بہت ہوں مگر ان کا خلاصہ حسب ذیل ہو سکتا ہے۔

(۱) قرآن میں پردہ کا حکم ہی نہیں دیا گیا۔ جس آیت یا جس نص سے یہ استدلال کیا جاتا ہے اس کا یہ مفہوم ہی نہیں ہے۔

(۲) اگر قرآن میں یہ حکم دیا بھی گیا ہے تو وہ ہر زمانہ میں ناطق اور چسپان

---

[1] گو یورپین لیڈیاں یا بیگمیں اس بحث میں دلچسپی لیتی ہوں مگر مسلمانوں کی لیڈیاں یا مستورات ابھی اس بحث میں بہت ہی کم حصہ لیتی ہیں۔ اگر ایک آدھ نے لیا بھی ہو تو وہ بہ مجوزائے النادر کالمعدوم ہے۔ شاید اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ ابھی عورتوں میں تعلیم اور تہذیب کم ہے اس واسطے وہ اس کو جیسی محروم ہیں شاید وقت یہ اُن میں بھی یہ جوش رنگ لائے۔ واقعی اُسوقت یا اس زمانہ میں اس جماعت مستورات کی شرکت سے اس بحث کا رنگ ہی کچھ اَور ہو جائیگا۔ اگر ایک فریق ان میں سے اس کا مدعی بن گیا کہ ہم پردہ میں ہی رہینگی اور ہمارے لئے یہی درست ہے تو خدا جانے فریق مخالف کیا جواب دے۔

[1] کچھ شک نہیں کہ اصلاحی مقاصد اور معاملات میں انقلاب ہوا ہی کرتے ہیں پرانے اعتقادات اور رسوم کا قلع قمع ہمیشہ مقابلہ سے ہی ہوتا ہے لیکن ایک قوم میں واقعی ضرورت کے بغیر قبل از وقت ایسے مقابلوں یا خانہ جنگیوں کا شروع ہو جانا جن کا بہت سا حصہ نرا نمایشی اور محض تقلیدی ہو کبھی سود مند ثابت نہیں ہوا۔ ۱۲

نہیں ہوسکتا اور نہ ہر قوم یا ہر ملک اس کا متحمل ہوسکتا ہے- قرآن کے وہی احکام قابل تعمیل یا قابل تمسک ہیں جو ہماری موجودہ ضروریات [1] کے مطابق ہوں-

(۳) قرآن ایک مذہبی یا ایک روحانی کتاب اور آسمانی مجموعہ ہے اُسے ہماری سوشل اور تہذیبی جھگڑوں سے کیا تعلق؟-

(۴) پردہ ایک رسم ہے جو اَور قوموں کی دیکھا دیکھی یا خود اپنی کم فہمی سے رواج پاگئی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ہماری ہر ایک رسم تمام زمانوں اور تمام ضروریات کے مطابق ہوسکے جیسے اور رسمیں اور رواجات تبدل پذیر ہیں ایسے ہی رسم پردہ بھی ہے-

(۵) درحقیقت شرعی پردہ سے یہ موجودہ یا مروجہ پردہ مراد نہیں ہے یہ تو ایک خود ساختہ طریقہ یا قید بے زنجیر ہے-

(۶) ہندوستان کے سوائے دوسرے اسلامی ملکوں یا قوموں میں پردہ کا رواج کسی اور ہی طریقہ سے ہے اُن ملکوں اور اُن قوموں میں عورتیں آزاد منش اور خود مختار مانی جاتی ہیں-

(۷) پردہ کی قید میں مقید رہکر غریب عورتیں صحیح المزاج اور تندرست نہیں رہتی ہیں وہ بیچاری اُن نعمہائے دُنیا سے ہمیشہ کے لئے محروم کردی جاتی ہیں جو مردوں کے لئے شب و روز موجود ہیں-

(۸) چونکہ بحالت پردہ مسلمان عورتیں معلومات دُنیا اور عجائبات عالم سے محض اور بے خبر رہتی ہیں اس لئے جاہلہ ہونے کی صورت میں انکی ذریات اور اولاد بھی کندۂ ناتراش رہتی ہے مسلمانوں کی جہالت اور ادبار کا اصلی باعث ان کی عورتوں کی جہالت ہے- اور عورتوں کی جہالت کا موجب اُن کا پردہ میں رہنا ہے- یہ عملی نقص اُس حالت میں دور ہوسکتا ہے جب پردہ کی رسم دور کی جائے-

(۹) تجارت صنعت- حرفت اور کاشتکاری [2] میں جبتک عورتیں حصہ نہ لیں تب تک اکیلے مردوں کی جماعت کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی- یہی وجہ ہے کہ مسلمان ان سب باتوں میں مقابلۃً نرم اور کمزور ہیں-

(۱۰) پردہ مرد اور عورتوں میں ایک حد فاصل ہے- اس صورت میں ایک حصہ دوسرے حصہ سے جدا رہتا ہے- محنت میں جبتک دونوں ہاتھ کام نہ دیں تب تک فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا- یہ حد فاصل تمام محنتوں اور کوششوں کے لئے وبال ہے- اور مسلمان اس کی وجہ سے ہمیشہ ناکامیاب [3] رہتے ہیں

(۱۱) چونکہ مسلمان عورتیں ہمیشہ قید پردہ میں رہتی ہیں اس واسطے نکاح سے جو محبت اور جو الفت مراد یا مزعوم ہے وہ مفقود ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سے عفت اور عصمت باقی نہیں رہتی ہمارے نوجوان بدباطن اور بدنظر ہوکر طرح طرح کی معائب

---

[1] ضروریات کا انحصار نہیں ہوسکتا اور نہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں ہماری موجودہ ضرورتیں کس قبیل سے ہونگی- اس صورت میں قرآن کی خیر نظر نہیں آتی- اس زمانہ میں ہم نے کچھ ترمیم کی دوسرے میں ہمارے دیگر بھائیوں کو بھی حق حاصل ہوگا انا لہ لحافظون کی کیا اچھی ناطق تفسیر ہے- یہ خوشی کی بات ہے کہ اب قرآن کے بندھن سے جان چھٹتی نظر آتی ہے کیونکہ بعض نئے عالمان دین نے یہ تھیوری بھی پیش کی ہے کہ قرآنی احکام کی چھانٹ ہوکر ضروری ضروری اور موقت احکام رکھے جائیں باقی داخل دفتر ۱۲

[2] اس نویں اعتراض کے بعض افراد سے معلوم ہوتا ہے کہ معترضین صور اعتراضیہ پر بھی خوب عابر اور ضابط ہیں- کاشتکاری میں مسلمانوں کی عورتیں جو کم حصہ لیتی ہیں وہ کاشتکاروں کی حالت موجودہ سے ظاہر ہے-

[3] اسلام کی بدقسمتی کا اور مسلمانوں کے ادبار کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ابھی تک باوجود اس قدر شور و شر اور حیص و بیص کے یہ ہی طے نہیں ہوا کہ اصل مسلمانوں کی تباہی کا اصلی موجب ہے کیا- کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ جو جو مجھے سُنائے دو چار موجبات یاد ہیں اُنھیں لکھتا ہوں- ناظرین انصاف سے کہیں کہ جس مریض کے مرض کی تشخیص کا یہ پیمانہ اور یہ وزن ہو اُس کا خدا حافظ- انہیں سے کوئی باعث تو درست ہوگا مگر دیکھئے تو سہی نوبت بکجا رسید و معاملہ تابہ کجا- وائے بر مریض و وائے بر تشخیص کنندگان-

(۱) مسلمان اسواسطے روبہ تنزل ہیں کہ اُن کی حکومت نہیں رہی-

(۲) مسلمان اسواسطے خراب اور خستہ حال ہیں کہ اُن میں دولت نہیں رہی-

(۳) مسلمان اِس واسطے تنزل ہیں کہ اُن میں علم نہیں رہا-

(۴) مسلمان اِس لئے گر گئے ہیں کہ اُن میں صنعت اور حرفت نہیں رہی-

(۵) مسلمان اس واسطے تباہ حال ہیں کہ اُن میں اتفاق نہیں رہا-

(۶) مسلمان اِس لئے پیچھے رہگئے ہیں کہ اُن میں غیرت نہیں رہی-

(۷) مسلمان اِس واسطے درماندہ ہیں کہ مذہب سے دور ہٹ گئے ہیں-

(۸) مسلمان اِس لئے تباہ ہیں کہ وہ مذہب میں غلو کرتے ہیں-

(۹) مسلمان اِس واسطے خستہ ہیں کہ اُنھوں نے مذہب اور رسوم کو ملا دیا ہے-

(۱۰) مسلمان اس واسطے بے دست و پا ہیں کہ وہ قرآن کی پیروی چھوڑ بیٹھے ہیں-

(۱۱) مسلمان اس واسطے نحیف ہو رہے ہیں کہ وہ ہر بات میں قرآن ہی کو پیش کرتے ہیں-

(۱۲) مسلمان اِس واسطے خراب ہیں کہ وہ احادیث مانتے ہیں

(۱۳) مسلمان اِس لئے تباہ ہیں کہ اُن کا قانون وراثت ٹھیک نہیں-

(۱۴) مسلمان اس واسطے مفلوک ہیں کہ اِن کی نماز اور اُنکے روزوں کا طریقہ اچھا نہیں ہے-

(۱۵) مسلمان اس لئے پیچھے رہگئے ہیں کہ اُن میں عورتوں کو پردہ میں رکھا جاتا ہے-

(۱۶) مسلمان اس لئے تباہ حال ہیں کہ ان کی عورتیں بے پرواہ ہوتی ہیں-

(۱۷) مسلمان اس واسطے خراب ہیں کہ اِن کی ابجد اردو درست نہیں-

(۱۸) مسلمان اس لئے بدحال ہیں کہ وہ عربی پڑھتے ہیں-

(۱۹) مسلمان اس واسطے شگفتہ حال نہیں ہیں کہ وہ انگریزی پڑھنے لگے ہیں-

(۲۰) مسلمان اِس واسطے مفلوک الحالت ہیں کہ انہیں کثرت ازدواج کا رواج ہے-

(۲۱) مسلمان اس واسطے قابل رحم ہیں کہ اُن میں مسئلہ طلاق پایا جاتا ہے-

(۲۲) مسلمان اس واسطے بدترین اقوام سے ہوتے جاتے ہیں کہ ان کا لباس شریفانہ نہیں-

(۲۳) مسلمان اس لئے خراب ہیں کہ وہ انگریزی لباس پہنتے ہیں-

(۲۴) مسلمان اس واسطے خراب ہیں کہ وہ تجارت نہیں کرتے اور نہ سود لیتے ہیں-

(۲۵) مسلمان سود لینے لگے ہیں اس واسطے خراب ہوتے جاتے ہیں-

(۲۶) مسلمان زمینداری میں کمزور ہیں یہی موجب انکی خرابی کا ہے-

(۲۷) مسلمان اخباروں کی قدر نہیں کرتے اس واسطے خراب اور خستہ حال ہیں-

(۲۸) مسلمان چندہ نہیں دیتے اس لئے ترقی نہیں کرتے-

(۲۹) مسلمان کانگرس میں داخل ہونے لگے ہیں اس واسطے نحوست کی زد میں آگئے ہیں-

(۳۰) مسلمان جبتک کانگرس میں داخل نہ ہونگے تب تک ترقی کر ہی نہیں سکتے-

(۳۱) یہ قوم کبھی نہیں اُٹھے گی-

کون کہ سکتا ہے کہ اِن بواعث میں سے کون سے باعث درست اور کون سے غلط ہیں- سب سے پہلے ایک انجمن یا کانفرنس اس غرض سے منعقد ہونی چاہیئے کہ آخر ان صداؤں میں سے کون سی صدا سچی ہے- اور اگر یہ سب عوارض اسلام اور مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں تو پھر اس کا یا اِن کا خدا حافظ- ایک مرض سے خدا کی پناہ یہاں تو خود بدولت مرض مجسم ہیں اِس سے تو یہی بہتر ہے کہ مذہب سے قطع تعلق کرکے کوئی اَور راہ لیں آجکل کے نئے فلاسفران اسلام میں سے جس فلاسفر نے یہ تھیوری ظاہر کی ہے کہ ہمیں بھی برھمو سماجیوں کی طرح ایک علیحدہ پنتھ بنانا چاہیئے بہت ہی ٹھیک کہا ہے اِن سب جھگڑوں سے جان چھُٹ جائے گی- دراصل اس صدی میں اسلام کا چولہ کچھ ہمارے مناسب حال نہیں رہا- عربی متقراض کی کتر بیونت کیوں و ایست قدِ ترسے فٹی اگر سب کی یہی رائے ہو جائے تو بیڑا پار ہے اسلام بھی شکر کرے گا- ۱۲

اور نقائص کے عادی اور مرتکب ہوتے ہیں۔ بخلاف اسکے یورپ میں بوجہ نہونے پردہ کے نوجوانوں میں یہ بُری عادتیں پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ بلوغت کے ساتھ ہی ایک مرکز نظر منتخب ہوجاتا ہے اور اُسپر تمام جذبات کا خاتمہ ہو رہتا ہے۔

(۱۲) یہ ایک بڑا نقص ہے کہ پردہ دار گھروں میں بوجہ رسم پردہ کے دو مکان رکھنے پڑتے ہیں ایک عورتوں کے لئے اور ایک مردانہ نشست کی غرض سے اس طریق عمل سے علاوہ اسکے کہ مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے جدا رہیں روزمرہ کے مصارف بڑھ جاتے ہیں جن کا کفیل ہونا سخت مصیبت کا سامنا ہے۔

(۱۳) پردہ کی حالت میں عورتیں مردوں کیساتھ سفر اور سیاحت یا تجارت میں نہیں جا سکتی ہیں۔ اور مردوں کا عورتوں اور بال بچوں سے جدا رہنا بجائے خود ایک مصیبت یا ایک تکلیف ہے۔ مرد اُن کاموں میں جو ناموری اور شہرت یا شجاعت یا دیگر فتوحات کا موجب ہیں اس باعث سے ناکام رہ جاتے ہیں۔

(۱۴) مرد جب اکیلے سفر کرتے ہیں تو ان کی حالت بگڑ جاتی ہے وہ اُن فواحش میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو ناگفتہ بہ ہیں۔ جو مرد بدوں بی بی کے سفر کرتا ہے وہ گویا اپنے تئیں ایک تہلکہ میں ڈالتا ہے عورتیں پردہ میں رہکر سفر میں آسانی سے ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ اگر پردہ کی قید نہ ہو تو یہ صعوبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

(۱۵) معاہدہ نکاح یہ ہوتا ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کی نگرانی کریں۔ پردہ اس فرض کے پورا کرنے سے مانع ہے عورت جب چار دیواری میں ہی قید رہے گی تو نگرانی کیا کر سکتی ہے اور مرد جب عورت اکیلی چھوڑ کر چلا جائیگا تو کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۶) عورتیں چونکہ پردہ میں رہتی ہیں اس واسطے مرد خیال کرتے ہیں کہ خدا معلوم ان محلوں اور بنگلوں کے اندر کیا کچھ بھر رکھا ہے۔ یہ خیال بہت سی بدیوں کا موجب ہوتا ہے۔ اور عورتیں بجائے خود اندر ہی اندر تڑپتی رہتی ہیں بمصداق الانسان حریص علی ما منع اگر رسم پردہ نہ ہو تو یہ خیالات بھی نہ پیدا ہوں۔

(۱۷) جتنے خلاف فطرت جرائم شہوانی یا ان کی تحریک اور جوش سے ارتکاب پذیر ہوتے ہیں اُن سب کا سبب بھی پردہ[سلہ] ہے کیونکہ لوگوں کے جذبات دبے رہتے ہیں اور چار و ناچار دوسرے طریق پر انکی تکمیل ہوتی ہے۔

(۱۸) پردہ کی رسم نے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ عورتیں ان کی ایک معمولی جایداد ہیں جس طرح چاہیں رکھیں حالانکہ شریعت نے دونوں میں یکسانیت رکھی ہے۔

(۱۹) پردہ کی حالت میں چونکہ عرصہ دراز تک اختلاط اور انبساط نہیں رہتا اور لگاتار یا مسلسل مصاحبت سے ایک فریق دوسرے فریق کے حال سے کما حقہ واقفیت حاصل نہیں کرتا اس واسطے کثرت ازدواج کی نوبت آتی ہے اور چند در چند عورتیں گھروں میں بھر لیجاتی ہیں جس کا اثر قومی ترقی اور قومی عروج پر بشرمناک[سلہ] خیال کیا گیا ہے اور ایسی قوم کبھی ہمسایہ قوموں کے مقابلہ میں بازی نہیں لیجا سکتی۔

(۲۰) یہ زمانہ اصلاح کا ہے مسلمان عورتیں چار دیواری میں بند اور مقید ہیں اس صورت میں ان کی اصلاح کیونکر ہو سکتی ہے اور کوئی مصلح اُن تک کیونکر رسائی کر سکتا ہے۔ کوئی خاندان یا کوئی کنبہ اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جبتک اُس خاندان اور اُس کنبہ کی عورتیں باہر آنے جانے کا موقع اور حق حاصل نہ کریں۔

(۲۱) معمولی طریق سے نوشت و خواند کر لینا ہی کافی نہیں ہے۔ اس سے بھی کوئی عورت یا کسی خاندان اور کنبہ کی عورتیں شائستہ نہیں بن سکتی ہیں جبتک کہ انکی آمد و رفت مجلسوں محفلوں تھیٹروں بازاروں تماشا گاہوں لائبریریوں لیکچر ہالوں اور سوسائیٹیوں میں کھلے طور سے اور آزادانہ نہو۔

جہاں تک میں نے سُنا اور اس بحث کی تحریرات میں دیکھا اور پایا ہے دونوں فریق کے یہی وجوہ یہی اسباب حمایت یا انفرت کے ہیں جنہی پر دونوں جانب سے زور آزمائی کی جاتی ہے اور یہی گویا دونوں کا مایہ یا مبلغ بحث ہے۔ اگر انکے سوائے کوئی اور دلیل یا وجہ ہوگی بھی تو انہی وجوہ یا دلائل مندرجہ بالا کا نچوڑ ہوگا۔

میں اپنے موقع پر دونوں فریق کے وجوہ کی نسبت بحث کروں گا۔ اس سے اول مجھے ضروری ہے کہ اس بحث کے اولیات اور مقدمات پر روشنی ڈالوں تاکہ یہ دیکھا جائے کہ اس کی اصلیت کیا ہے اور اس میں کہاں کہاں غلط مبحث ہو گیا ہے۔ میں اس بحث میں زیادہ تر مذہبی دلائل سے کام نہ لوں گا۔ کیونکہ میری رائے میں جب ایک بحث بطور ایک رسم کے بھی کی جا سکتی ہے تو خواہ مخواہ مذہب میں لیجانا کیا ضرورت ہے گو میں اس کا اس مذہبی مسائل سے الگ اور مباین نہیں سمجھتا اور مسلمانوں میں اس کی بُنیاد مذہب ہی قرار دیتا ہوں اور قرار دوں گا مگر جب رسمی لحاظ سے بھی یہ بحث کی جا سکتی ہے تو وہ پہلو بھی لینا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

نوٹ از ایڈیٹر۔ مندرجہ بالا مضمون ایک ایسے معزز مضمون نگار کا لکھا ہوا ہے جو غالباً الحکم کے ناظرین سے ناواقف نہیں ہے۔ یہ مضمون اپنے رنگ میں ایک دلچسپ مضمون ہے ملور انشاء اللہ العزیز پورا درج ہوگا۔ جب تک سارا مضمون نہ پڑھا جاوے اس وقت تک کسی قسم کی رائے قائم نہیں کرنی چاہئے۔ اس مضمون میں بعض نوٹ ناظرین کو عجیب سے معلوم ہونگے مگر دراصل وہ ان لوگوں کی حالت کے اظہار میں ہیں جو قرآن کریم پر بیجا اعتراض کرتے ہیں۔ اس سے ضرورت امام کا مسئلہ بڑی وضاحت سے ثابت ہوتا ہے۔ انا لہ لحافظون کو اسی لئے گویا پیش کیا ہے۔ فی الحقیقت جب مسلمانوں کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ وہ قرآن کریم کی معاذ اللہ ترمیم کرنا چاہتے ہیں تو اور کونسا وقت حفاظت قرآن کریم کے لئے آئیگا۔ یہی وہ وقت ہے کہ

مردے از غیب برون آید و کارے بکند

اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آنے والا آگیا۔ بہرحال یہ مضمون ابھی ناتمام ہے اور یہ چند سطریں جو بطور ریمارک لکھی گئی ہیں ناظرین الحکم کو اس مضمون کے پڑھنے میں مدد دیں گی۔ (ایڈیٹر الحکم)

سلہ بجگہ دوسرے ایسے ملکوں یا ایسی قوموں میں جرائم شہوانی کا وجود اور وقوع نہ ہوتا تو یہ خیال قابل تسلیم تھا لیکن جبکہ دوسرے ممالک اور دوسری اقوام میں بھی باوجود عدم پردہ آئے دن یہی خرابیاں رہتی ہیں تو پھر اس فلسفہ کا کیا وزن رہے گا۔ ۱۲

سلہ جب آدمی پہلے ہی ایک اصول سے نفرت گزیں ہو کر معترض ہوتا ہے تو اس سلسلہ بحث میں بعض اوقات دلائل بھی ایسے سوجھتے ہیں جو منطقی طریق سے کچھ بھی زور نہیں رکھتے۔ کثرت ازدواج فی نفسہ خواہ کیسا ہی حکم ہو لیکن اس کے مقابلہ میں اُن اندھا دھند فواحش اور نامشروع ارتکابات کا ذکر نہ کرنا جو آئے دن ظہور میں آتے ہیں باوجودیکہ مرتکبین ایک ہی بیوی رکھتے ہیں یکطرفہ فیصلہ ہے۔ ۱۲

سلہ یہ ایک پیچیدہ بحث ہے کہ مسلمانوں میں جو رسمیں پائی جاتی ہیں اُن کا مذہب سے کیا کچھ یا کہاں تک تعلق ہے۔ اور ان کی نسبت مذہب کیا فتوے دیتا ہے اور یہ کہ مسلمانوں کا تمدن مذہب سے کیا نسبت رکھتا ہے۔ یہ بحث ہم کسی اپنے موقع پر کریں گے۔ فتدبر۔ ۱۲

استفسار اور اُسکے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ آپ کا خط مولوی صاحب نے مجھ کو جواب کے لئے دیا ہے۔ سو جواب حسب ذیل ہے۔

سوال اول۔ جو ولی اللہ غوث قطب ابدال گذرے بدون سند سلسلہ کوئی نہیں ہوا۔

جواب۔ یہ تو صرف دعوے ہے اس کا کوئی ثبوت اور دلیل بیان نہیں کی گئی۔ دوسرے آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کس کے مرید تھے اور کس سلسلہ نقشبندیہ سہروردیہ چشتیہ قادریہ میں داخل تھے اسی طرح تمام انبیا کا حال ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم ۲۸ اللہ تعم نے اُمیوں میں انہیں کی جنس سے یعنے اُمی رسول بھیجا۔ پس اس امام کاذب کا دعوے صداں کہلا کر خلاف قرآن حدیث سلسلہ رسالت نبوت کے ہے جس زمانہ کا وہ حوالہ دیتا ہے وہ تو حسب فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فیج اعوج کا زمانہ ہے اس کو چاہیے کہ اگر وہ مسلمان ہے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلفائے اربعہ صحابہ تابعین تبع تابعین کا کسی سلسلہ کے ساتھہ سلاسل اربعہ سے تعلق نسبت ثابت کرے۔

۲ سوال۔ جو رسلیں نبی صالحین گذرے وہ دُنیاوی مال اپنے پیروؤں سے نہیں مانگا کرتے تھے۔

جواب۔ ایسے جاہل بھی دعوے امامت کرنے لگ گئے۔ جن کو قرآن مجید اور حالات اسلام سے ساتھہ مس تک بھی نہیں۔ نہیں تو اگر مجیب کی ضرورت نہیں تو پھر کب ہوگی۔ ان کو اللہ تعم کا خوف نہیں۔ سارا قرآن مجید جاھدوا باموالکم۔ اور انفقوا فی سبیل اللہ سے بھرا ہوا ہے بلکہ ان جاہلوں کے نزدیک تو قرآن مجید کی بسم اللہ ہی غلط ہوگی جہاں قرآن مجید کے شروع میں دوسری سطر میں ہی تقویٰ کی شرط مما رزقناھم ینفقون رکھی گئی۔ زکوٰۃ تک تو سارا مال حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جمع ہو جاتا تھا اتنا ہی نہیں بلکہ نہ دینے والوں کو منافق کافر مکذب فاسق ظالم بھی اللہ تعم نے فرمایا یہی تو سبب تھا کہ اس زمانہ کے کاذب مکذب آج کسی طرح بول اُٹھے ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء۔ الطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ ۳۳ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ علامات شناخت صادقین نہیں بلکہ علامات صادقین یہ ہیں لہ ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ۲۴ یعنے وعید مخالفین کے حق میں پورے ہوں گے دیکھو آتھم۔ لیکھرام۔ چراغ الدین جموں ۔ عبدی سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ ان کے حق میں پیشگوئیاں کیسے پوری ہوئیں۔

۲۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ۲۴ دیکھو مقدمات قتل حفظ امن مقدمہ کرم دین وغیرہ میں کیسی نصرت الٰہی ہوئی حالانکہ کل مذاہب کے لوگ مخالفت پر تلے رہے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے رہے۔

۳۔ لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۲۹ یہ باب تو اتنا وسیع ہے کہ اگر پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کی جاوے تو بڑی ضخیم کتاب بنتی ہے چنانچہ خود حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریاق القلوب۔ نزول المسیح

حقیقت الوحی میں کچھ ذکر اُن کا فرمایا ہے۔ اور جو پیشگوئیاں آج سے ۲۶ سال پیشتر بذریعہ براہین احمدیہ شایع ہو چکی ہیں آج اُن کا پورا ہونا شمس نصف النہار کی طرح نظر آ رہا ہے۔

۴۔ غلبہ بر اعداء و مخالفین کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۲۸ مخالفین نے اس سلسلہ کے مٹانے کیلئے کس قدر زور مارا مگر آخر کار وہ نامراد و ناکام ہوئے اور مرزا صاحب کامیاب دیکھو کل مقدمات۔ اور کفر نامہ مکفرین کہ کفر نامہ کے بعد وہ کیسے ذلیل وخوار وگمنام ہوئے اور مرزا صاحب کی حسب پیشگوئی حاتن ان تعان و نعرف بین الناس کس قدر ترقی اور شہرت ہوئی۔

۵۔ ان حزب اللہ ھم المفلحون ۲۸ اللہ تعم کا گروہ ہے ہمیشہ مظفر و منصور کامیاب بامراد ہوتا ہے۔ اگر اس کے مدعی امام کاذب اِن علامات میں کچھ انصاف کرینگے تو میں اُن کے لئے اور بھی بہت سے علامات قرآن مجید سے لکھدونگا انشاء اللہ تعم بلکہ اگر امر صاف ہو تو حرفے بس است اگر بخانہ کس است کا مقولہ مشہور ہے

۳ و ۴ سوال۔ مائی حوا کی پیدائش کس طرح ہوئی۔ وہ شجرہ ممنوعہ کون سا تھا۔

جواب۔ یہ سوالات بالکل فضول ہیں ان میں دین کا فایدہ نہ دُنیا کا نہ اخلاق کا نہ تمدن نہ معاشرت نہ سیاست کا اور اللہ تعم فرماتا ہے والذین ھم عن اللغو معرضون ۱۸ یعنے مومن ایسے کام نہیں کیا کرتا جس میں کوئی فایدہ نہ ہو۔ پھر نقصان والے کام تو بطریق اولےٰ نہیں کریگا اور ان سوالوں کے جوابوں میں تضیع اوقات ہے لہذا ان میں نقصان بھی ہے۔

۵ سوال عند الذبح تکبیر کیوں پڑھی جاتی ہے۔

جواب تکبیر والی ذبح کے حلت حکم الٰہی سے ہے۔ جیسے فرمایا وکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ اور اس کی حرمت منع الٰہی سے ہے جیسے اللہ تعم نے فرمایا ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ۔ مومن کے لئے تو یہی دلیل کافی ہے۔
حکیم فضلدین از قادیان۔

ریمارک

سید عبد الحی عرب قادیان نے لغات القرآن کا دوسرا حصہ شایع کر دیا ہے یہ کتاب ۴۰۰ صفحوں پر ختم ہوئی ہے اس کتاب کی تالیف اور ترتیب میں عرب صاحب نے بہت بڑی محنت کی ہے اور کتاب اس قابل ہے کہ اس کی بہت قدر کی جاوے جو لوگ قرآن کریم سے محبت رکھتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ کم از کم ایک جلد اس کی ضرور منگوالیں دونوں جلدوں کی قیمت عگمر ہے اور صرف دوسری جلد کی قیمت عیعہ۔

رسوم جاہلیت اس نام کی کتاب مولوی نجم الدین صاحب سیوہاروی نے تالیف کر کے عمدہ کاغذ پر خوشخط شایع کی ہے قرآن کریم کی اکثر آیات کے مضامین پر کافی اطلاع پانے کے لئے رسوم جاہلیت کا معلوم کرنا از بس ضروری ہے اس کتاب کی قیمت ۸ روپے ہے اور دار الاشاعت لاہور سے ملے گی۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمون کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجب سماں دکھلا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے - ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں - اول آزماؤ پھر منگواؤ -

بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے - ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاءاللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ یہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیں پھر پسند ہو تو طلب فرمائیں قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلاء طلسمی } پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں - وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اوٹھائیں اور معجون طلسمی کھاویں انشاءاللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائیں گے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ -

سرمہ سلیمانی } آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایکتولہ ۸ر

سوزن دندان } دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سفوف کا کام ہے

قیمت فی بکس ۲ر

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ایڈووکیٹ بمبئی میں سے

(بمبئی کے ایک عطار کی رائے)

ایک ہمسایہ کی شہادت بمبئی کے بہت سے باشندوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہے کیونکہ قدرتاً ہموطنوں کی رائے توجہ خیز ہوتی ہے یہ تحریر جو کہ جے - ڈبلیو - راجرس صاحبان عطاران سبھا تیجپال بمبئی کی ہے پڑھی - وہ کہتے ہیں ہمیں یہ سند دیتے ہیں بہت خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہم نے اپنے چند مریضوں میں ڈوں کی پیٹ کے درد اور گردہ کی گولیوں کا استعمال کیا اور اُن سے نتیجہ واقعی عجیب اور عمدہ حاصل ہوا ڈوں کی پیٹ کے درد اور گردہ کی گولیاں گردہ اور مثانہ کی کسی قسم کی شکایت کی علامت معلوم ہونے پر کھانی چاہئے دوسرا کوئی سلامت طریقہ نہیں ہے کیونکہ گردوں کی بیماری خطرناک ہے اور اس سے بیخبر نہ رہنا چاہئے ڈوں کی گولیاں گردوں کو طاقت بخشتی ہیں اور خون میں سے فضلہ کو دفع کرکے اوسکو پاک و صاف رکھتی ہیں جبکہ گردے خراب اور کمزور ہو جاتے ہیں اسوقت اس ضروری کام کو بخوبی نہیں کر سکتے اور اس وجہ سے پشت اور اعضا میں درد - درد سر - بیخوابی - چکر آنا - نظر کا کمزور یا دھندلا ہونا وغیرہ شکایات جسم کو تکلیف دیتی ہیں اور اگر گردوں کی مدد جلد نہ پہنچائی جائے تو خطرناک بیماریاں مثلاً درد پشت - جلندھر - وجع مفاصل یعنی جوڑوں میں درد ہونا - عرق النسا - پیشاب اور مثانہ کی شکایت ہونیکا خوف ہوتا ہے اس وجہ سے گردوں کے خراب ہونے کی ذرا سی بھی علامت معلوم ہونے پر ڈون کی گولیاں لینی چاہئیں - اس اخبار میں ہم سلسلہ وار بمبئی کے طبیبوں اور باشندوں کی شہادتیں بمبئی کی خلائق کے لئے شائع کرتے ہیں اگر آپ اس کالم کو دیکھتے رہیں گے تو ضرور کسی ملاقاتی کا نام پائینگے -

یہ گولیاں تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ۱۱ع براہ عنایت آپ ضرور ڈون کی گولیاں منگوائیے کہ جنکی مہربان راجرس صاحبان تعریف کرتے ہیں -

ایک لاکھ پڑیہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہئے

(ہر درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

فتیلہ اتنا - اہر لگا اور آنکھیں صاف ہوگئیں [illegible] کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جس نے نزول ما... تک میں فائدہ کیا ہے اور باقی امراض - جالا - پھولا دھند - غبار سبل بالی - پڑبال - خارش موتیابند ابتدائی - سرخی ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے بعد استعمال سے کھو دیتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ - بال بھر سے زائد کو کافی ہے ایجنٹوں کی ضرورت ہر جگہ ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہونگے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے - سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ - سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ر

سوتی لنگی شروع نجمہ رنگ کم خرچ بالا نشین خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ - جاڑوں میں... تو شک لحاف کے واسطے... پائدار و خوبصورت کپڑا ہے فی تھان طول ۱۲ گز - ۱ گرہ عرض ۱۰ گرہ قیمت صرف عہ در فرمائشات وی پی منگانے میں جانبین کا محصول روزانہ ذمہ خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے

المشتہر

محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

اسکاٹس املشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات اور مضبوط بنا کر انسداد مرض کرتا ہے

ہاں کبھی بے سچو نہیں جاتا ہمیشہ اس نشان والی ماہی گیر کا بٹن لو اسکاٹ کے طریقہ کا نشان ہے

فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن

چکڑالوی راستبازی کا نمونہ

جب مولوی سید محمد یوسف صاحب اسی سلسلہ گفتگو میں داب مجلس کے خلاف دخل در معقول دینے لگے تو پھر سلسلہ کلام بابا چٹو کے اشارے سے یوں شروع ہو گیا۔

وکیل بابا چٹو۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ قرآن کو ہم نے کیونکر مانا اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کو ہم نے اس لئے مانا کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے۔

(نوٹ از ایڈیٹر۔ ناظرین اس قابل سیاح اور عالم وکیل کے طرز استدلال کی ضرور داد دینی چاہیئے بابا چٹو اگر اس سارے مکالمہ کو اپنے رسالہ میں درج کر دیتے تو حقیقت کھل جاتی۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ باوجود اہل قرآن کہلانے کے یہ قرآن مجید کا نام عزت سے نہیں لے سکتے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس۔ یہ تو عجیب دلیل ہے اس طرح پر تو ہر شخص اپنی کتاب اور اپنے مذہب کی حقانیت آسانی سے ثابت کر سکتا ہے صرف یہ کہہ کر کہ میں ہندوؤں یا عیسائیوں کے گھر میں پیدا ہوا ہوں آپ کی اس دلیل میں اور قرآن مجید کے مقابلہ میں ما وجدنا علیہ آباءنا کہنے والوں میں کیا فرق ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں۔

وکیل بابا چٹو۔ جب سب مسلمان قرآن کو متفق طور پر مانتے ہیں پھر اس کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت ہی نہیں۔

حضرت اقدس۔ یہ تو خوب جواب ہے جو شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا نہ ہوا ہو کیا اس کو بھی یہی دلیل دو گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے اعتقاد کے موافق قرآن مجید کی حقانیت کی دلیل اب پیدا ہوئی جب تیرہ سو سال گذر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت معاذ اللہ کوئی دلیل ہی نہ تھی؟

وکیل۔ اس وقت دلیل کی حاجت ہی کیا تھی۔

نوٹ از ایڈیٹر۔ یہ جواب بہت ہی پر لطف ہے اور مجیب کی قابلیت قرآن دانی اور قرآن فہمی کا کافی ثبوت ہے اسی ورطہ پر آپ کو اہل قرآن ہونے کا دعویٰ ہے۔ میں نے بہ تجربہ سے دیکھا ہے کہ جب کوئی مغرور متکبر اپنے علمی حجابوں میں مستور مباحث حضرت اقدس کے سامنے آیا ہے تو اس کا علم و فضل سلب ہو گیا ہے۔ اور وہ کچھ اور رکیک باتیں کرنے لگا ہے۔ ان سیاح صاحب کے جوابات کو ناظرین توجہ سے پڑھیں کہ بڑے دعوے سے بابا چٹو کو کم فہم قرار دیکر خودبخود ان کے وکیل ہوتے ہیں مگر جواب دینے کی ہمت اور سکت نہیں رہتی۔ اور کچھ ایسے بوندلا جاتے ہیں کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ اس سوال کے جواب میں تو چاہیئے تھا کہ ایک اہل قرآن سکھلانے والا عالم جو بزعم خود بڑے جوش سے آگے بڑھا ہے قرآن کریم کی حقانیت کی دلائل پیش کرتے ہوئے کوئی پُرذوق تقریر کرتے مگر جو جوابات آپ دے رہے ہیں وہ یہی نہیں کہ ان میں **معقولیت** کی بو تک نہیں بلکہ نہایت بودے اور کمزور ہیں ایڈیٹر۔

حضرت اقدس۔ تو آپ کے اس جواب کے موافق قرآن شریف اب ثابت ہوا اس وقت تک محض ایک بے ثبوت کتاب تھی۔ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ کوئی دلیل ہی پیش نہیں کر سکتے بجز اسکے کہ ما وجدنا علیہ آباءنا۔ یہ تو کفار بھی کہتے تھے اگر یہ اصول آپ قرآن مجید کی حقانیت کا پیش کرینگے کہ سب فرقے مانتے ہیں تو پھر ثابت ہوگا کہ وید ، وغیرہ مذاہب سچے نہیں کیونکہ وہ بھی تو اپنی مذہبی کتاب کو مانتے ہیں۔

وکیل بابا چٹو۔ ہم ان کی بات کیوں مانیں ہم کہدیں گے لنا اعمالنا

ناظرین! اس جواب کی تو خوب ہی داد دینی چاہیئے۔ مولوی چکڑالوی اپنے اس خلیفہ کے لئے کوئی خاص امتیازی نام تجویز فرمائیں میں سپارش کرتا ہوں ایڈیٹر۔

حضرت اقدس۔ میں بہت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اسلام کی حالت پر غور ہی نہیں کی اور قرآن کریم کو سمجھا ہی نہیں اسلام تو اس وقت بتیس دانتوں میں زبان ہو رہا ہے۔ ہر طرف سے اس پر حملے اور اعتراض ہو رہے ہیں اگر یہی جواب دیا جاوے تو پھر کیا فایدہ ہوگا؟ میں نے پہلے بھی کہا ہے اب بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ طریق استدلال صحیح ہو تو قطعی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ فرقوں کا مختلف طور پر ایک بات کو مان لینا اس کی حقانیت کی دلیل نہیں ہوا کرتا۔ اور یہ ہتھیار اس زمانہ میں ہمارے لئے کام نہیں دے سکتا اگر ایک پادری آپ پر اعتراض کرے اور آپ اسکے جواب میں یہ کہدیں کہ چونکہ سب فرقے مان رہے ہیں اس لئے ہم قرآن مجید کو خدا کی کتاب مانتے ہیں تو آپ ہی بتائیں کہ اس کا اثر کیا ہوگا؟!

میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں اور محض خدا کے لئے کہتا ہوں کہ آپ اس معاملہ پر غور کریں ضد اور تعصب اور ریاست ہے اور حق کو قبول کرنا اور شے ہے۔ میں نے بھی مرنا ہے اور آپ نے بھی ایک دن ضرور مرنا ہے پھر کیوں **موت** کو سامنے رکھکر میرے معاملہ میں غور نہیں کرتے۔ کیا اس امر میں میں خدا پر افترا کر سکتا ہوں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں **مفتری** نہیں ہوں مجھے خدا تعالیٰ نے اس صدی پر **امام** بنا کر بھیجا ہے اور اپنے وعدوں کے موافق بھیجا ہے۔ اور میں اس میں آپ پر جبر نہیں کرتا کہ آپ ضرور اس کو مان لیں کیونکہ قرآن مجید میں تو یہ حکم ہے لا اکراہ فی الدین ہاں یہ سچ ہے کہ میں یہ حق کہتا ہوں کہ اپنے دعوی کی سچائی کے دلایل پیش کروں اور اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جن دلایل سے قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے اسی طرح پر میرا ثبوت ہے۔ مگر آپ وہ طرز استدلال پیش نہیں کرتے۔ اور میری بات سمجھتے نہیں پھر میں کیا کروں۔

میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں روشن دلائل دیئے ہیں انھیں ہم ایک ترازو میں رکھتے ہیں اور دوسری طرف ان دلایل کو رکھتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی سچائی کے دلائل ہیں۔ پھر یہ دونو پلڑے برابر ہونگے۔ میں جس طرح کتاب اللہ کو مانتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی کتاب ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فی الواقع نازل ہوئی اسی طرح پر میں اس **وحی** پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ پر اُترتی ہے میں اسکو خدا ہی کا کلام اور خالص کلام یقین کرتا ہوں۔

میں قرآن شریف کا ایک خادم ہوں اور یہ وحی جو مجھ پر اُترتی ہے یہ قرآن شریف کی سچائی کا ایک روشن ثبوت ہے۔

نبوت کے لفظ یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ اُسے کلام کرے اور قدرتی معجزات دکھلاوے یہ آپ کا حق ہے کہ قرآن شریف سے اسکے معارض ثابت کریں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا وہ کلام جو مجھ پر اُترتا ہے میں اس پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسے قرآن شریف پر یعنے جیسے قرآن شریف خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے وہ **وحی** بھی اُسی کی طرف سے ہے۔

وکیل بابا۔ میں اس امر میں آپ کی تکذیب کرتا ہوں اگر تکذیب نہ کرتا تو آپ کی بیعت کر لیتا۔

(نوٹ از ایڈیٹر۔ حضرت اقدسؑ کی مندرجہ بالا تقریر کو سنکر چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ ان دلایل کو پوچھ لیتے جو حضرت اقدسؑ کے صدق دعوے کے ہیں بدوں ان دلایل پر غور کئے تکذیب کرنا شاید حضرات اہل قرآن کے ہاں جائز ہو)

حضرت اقدسؑ ۔ تو کیا پھر آپ مجھے مفتری علی اللہ سمجھتے ہیں؟

وکیل بابا ۔ نہیں میں تو نہیں کہتا کیونکہ لا تقف ما پر میرا عمل ہے؟

دیا للعجب! مفتری نہیں سمجھتے تو پھر تصدیق کرو۔ یہ کہدینے کی تو جرات کرتے ہو کہ میں آپ کی تکذیب کرتا ہوں۔ اور جب مفتری علی اللہ کہنے کا سوال ہوتا ہے تو پھر لا تقفوا کہتے ہو۔ پھر کسی مذہب باطلہ کی تردید کیونکر کرتے ہو؟ خوب لا تقفوا کے معنے سمجھے (ایڈیٹر)

حضرت اقدس ۔ میں آپ سے اور کچھ نہیں کہتا بجز اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑو تو سعادت اسی میں ہے۔

وکیل بابا ۔ زندہ رسول کے موافق ہو تو مان لیں۔ میں آپکو مجدد بھی نہیں مان سکتا۔

حضرت اقدسؑ ۔ پھر سہل راہ یہ ہے کہ مباہلہ کر لو۔

وکیل بابا ۔ میں موجود ہوں۔

حضرت اقدسؑ ۔ یہ تو آپ بھی جانتے ہونگے کہ سادہ لوح کی تکذیب کچھ چیز نہیں اس لئے پہلے ضروری ہے کہ آپ پر اتمام حجت ہو لے میں نے ایک کتاب حقیقت الوحی لکھی ہے آپ اس کو خوب غور سے پڑھ لیں :۔ اور میرے دلایل پر غور کر لیں۔ اسکے بعد بھی اگر بعد امتحان آپ میری تکذیب کریں تب آپ کو **مباہلہ** کا اختیار ہے

وکیل بابا ۔ بہت اچھا میں تعمیل کروں گا۔

وہ اور اس وقت بار بار کہتا تھا کہ میں جھوٹا ہوں تو میرا مرنا ہی بہتر ہے"

اس کے بعد مباہلہ کے لئے مندرجہ ذیل اقرار نامہ لکھا گیا جو میں نے لکھا تھا۔

مباہلہ کے لئے اقرار نامہ

جو حکیم مولوی محمد یوسف صاحب سیاح سے ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو قبل ظہر ہوا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ مباہلہ سے پہلے کتاب **حقیقت الوحی** کو آپ پڑھ لیں اور خوب غور سے سمجھ لیں۔ اسکے بعد بھی اگر آپ میری تکذیب کریں تو مباہلہ ہو گا مگر پہلے دس سوال اس کتاب سے کروں گا۔ ان کے جواب لونگا تا کہ معلوم ہو آپ نے سمجھ لیا ہے"۔

جو دس سوال میں کروں گا اُن کا جواب اُنھیں الفاظ میں دینا ہو گا جو میں نے لکھے ہیں اور پھر ایک شخص اس وقت لکھتا جاویگا۔ اور کتاب سے مقابلہ ہو گا اگر موافق نہ ہوا۔ تو پھر کتاب دیکھنی ہو گی اور پھر اس طرح پر دس سوال ہونگے۔

مکرر یہ بات یاد رہے کہ دس سوالوں سے مراد میری یہ ہے کہ متفرق مقامات کتاب حقیقت الوحی سے دس طور کی باتیں میں مولوی حکیم محمد یوسف صاحب سے دریافت کروں گا اور یہ ایک لازمی امر ہو گا کہ ہر ایک سوال کا کتاب کے موافق پورا پورا جواب دیں کسی حصہ میں کمی نہ ہو اور اگر کسی جواب کے دینے میں پورا جواب نہ پایا جاوے تو پھر لازم ہو گا کہ دوبارہ کتاب کو اول سے آخر تک دیکھیں اور پھر نئے دس سوال انتخاب کئے جاویں گے اگر اس میں بھی کسی جواب کے دینے میں کمی ہو تو یہی قاعدہ جاری رہیگا جب تک دس سوال کا پورے طور پر جواب دیں۔

حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نے یہ بھی اقرار کیا کہ وہ کتاب پڑھکر جب اس غرض کے لئے آوینگے تو .... وہ دن اس مطلب کے لئے شمار نہو گا اور وہ خود اس مطلب کے لئے آئینگے۔ اس کتاب کے پورے دیکھنے سے ایک دن پہلے ہمیں اطلاع دیں تا کہ سوالات کے انتخاب کے لئے وقت مل سکے۔

المعتصم بحبل الفتاح سید محمد یوسف سیاح بقلم ۲۸ اکتوبر

دستخط ہندی بابا چھوٹا

گواہ شد

مرزا غلام احمد عفی عنہ خواجہ کمال الدین وکیل

یہ پہلے وہ اقرار نامہ مباہلہ اب اسپر کچھ ریمارک میں انشاء اللہ العزیز آئندہ کروں گا۔

احمدی وٹرنری اسسٹنٹ توجہ کریں

اللہ کا فضل ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں کئی وٹرنری اسسٹنٹ داخل ہیں جو پنجاب و ہند کے علاوہ چائنا اور برٹش ایسٹ افریقہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض نادار لیکن مستعد اور قابل احمدی نوجوان وٹرنری کالج لاہور میں ہر سال داخل ہونا چاہتے ہیں اور ہوتے ہیں انھیں اپنے اخراجات کے لئے بڑے مشکلات پیش آتے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی متعلقہ مینجنگ کمیٹی میں آئے دن ایسے اُمیدواروں کی درخواستیں امداد کے لئے آتی رہتی ہیں اور بعض کو امداد دی بھی جاتی ہے لیکن معاملہ

چساں در شیشہ ساعت کنم ریگ بیاباں را

کا سا ہو رہا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل ہونے والے یتامی اور مساکین کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور ابھی سالانہ بجٹ کا منظور شدہ روپیہ خرچ میں آچکا ہے ایسی حالت اور صورت میں ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ ان بیرونی طالب علموں کو (جو دراصل مدرسہ تعلیم الاسلام ہی کے پرانے طالب علم ہیں اور ہر طرح سے مستحق امداد ہیں) مدد نہ دیجاوے لیکن دوسری طرف فنڈ اجازت نہیں دیتے ۔ مجھکو بہ حیثیت سکرٹری سب کمیٹی صدقات جسکے متعلق یہ کام ہے ایسے نوجوانوں کا زیادہ علم ہے جو قابل امداد ہیں اور کمیٹی مجبور ہے۔ اس لئے اس سلسلہ کے وٹرنری اسسٹنٹوں کو بمشورہ و ایمائے حضرت حکیم الامتہ میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے صیغہ کے ان اُمیدواروں کی امداد کے لئے کوئی سبیل نکالیں میری اپنی رائے ہیں اگر کم از کم چھ وظیفوں کا جو سات روپیہ ماہوار کے ہوں انتظام ہو جاوے تو اس سلسلہ میں مستعد احمدی نوجوان زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور یہ امید کی جاتی ہے کہ جو طالب علم ان وظایف کی مدد سے تعلیم پا کر نکلیں وہ **ہل جزاء الاحسان الا الاحسان** پر عمل کرنے کے لئے اسی قدر وظیفہ کسی اور غریب مگر قابل نوجوان کو سب کمیٹی صدقات کے ذریعہ سے دیتے رہیں اس طرح پر یہ طریق زیادہ مفید ہو سکیگا انشاء اللہ العزیز۔ اس تحریک کے متعلق جو تحریریں آئینگی انھیں بڑی خوشی سے الحکم میں چھاپ دیا جائے گا۔

ڈائری

(۲۸-جنوری-نماز ظہر)

آج حضرت اقدس ظہر کی نماز میں تشریف لائے مندرجہ ذیل سوالات خطوط سے حضرت کے حضور میں پیش ہوئے۔

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میری پہلی بیوی کو جلدی اولاد ہو جاتی ہے جسکے باعث وہ کمزور ہو گئی کیا میں دوسرا نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا اوسکو ہر صورت اختیار ہے۔

پھر ایک شخص کا سوال ہوا کہ مجھ سے گناہ ہو جاتا ہے اور پھر توبہ کر لیتا ہوں پھر گناہ ہو جاتا ہے کیا علاج کروں آپ نے فرمایا پھر توبہ کرے اور اسکا کیا علاج ہے۔

سوال پیش ہوا بعض لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ جسکی عورت آگے موجود ہو اوسکو ہم ناطہ نہیں دیتے۔

حضرت نے فرمایا پھر وہ اس سے تو مثنیٰ و ثلاث و رباع کو بند کرنا چاہتے۔

سوال پیش ہوا کہ بندوق کے شکار کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تکبیر پڑھ کر بندوق مارے شکار مر جاوے تو حلال ہے۔

ڈائری

(۳۰-جنوری-نماز ظہر)

آج ظہر کی نماز میں حضرت اقدس تشریف لائے آپ کی طبیعت قدرے علیل معلوم ہوتی تھی اسوقت کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ نماز باجماعت ادا فرما کر اندر تشریف لیگئے۔

واضح ہو کہ جن اوقات و ایام کی ڈائری اخبار میں درج نہ ہو ناظرین سمجھ لیں کہ اون اوقات و ایام میں کوئی تذکرہ قابل اندراج نہیں ہوا یا حضرت اقدس علیہ السلام بسبب غلبہ بیماری کے باہر تشریف نہیں لائے۔

نماز عصر

آج عصر کی نماز میں آپ اذان ہونے کے بعد جلدی تشریف لے آئے فرمایا مولویصاحب کو بلاؤ نماز ادا کیجاوے۔ فرمایا درد گردہ ہو رہا ہے سرد ہوا تیز چلتی ہے تو درد شروع ہو جاتا ہے پھر آپ بیٹھ گئے مولوی محمد علی صاحب و مفتی محمد صادق صاحب بھی آ گئے انکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہول میں کوئی نئی خبر آپنے پڑھی ہے مولوی صاحب نے عرض کی کہ یورپ کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہ سخت سردی پڑ رہی ہے حتیٰ کہ انجنوں میں بھی پانی جم جاتا ہے آپنے پوچھا کہ کیا غیر معمولی سردی لکھا ہے یا کہ معمولی۔ مولویصاحب نے عرض کی کہ غیر معمولی سردی کی تار خبریں درج ہیں اتنے میں مولوی محمد احسن صاحب بھی آ گئے اونہوں نے عرض کی کہ حضور کا الہام ہے پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔

ثلج برف کے معنی ہیں اور یہہ غیر معمولی سردی اس پیشگوئی کو پورا کر رہی ہے۔

اتنے میں حضرت حکیم الامۃ تشریف لے آئے نماز کی جماعت کھڑی ہو گئی آپ نماز باجماعت ادا فرما کر اندر تشریف لیگئے۔

کام کے بنو ضائع نہ ہو گے

قاعدہ کی بات ہے کہ اس عالم میں جو چیز کار آمد مفید و نافع ہو اوسکا بڑا لحاظ و پاس کیا جاتا ہے۔ اور مضر و نکمی چیز کو ردی جانکر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس قانون کو انسانوں میں برتتا ہے چنانچہ فرمایا ہے و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی جو چیز نافع الناس ہو وہ زمین میں دیر تک رہیگی یہ خدا کا اٹل قانون ہے پس اگر تم زمین میں شکہ سے دیر پا رہنا چاہتے ہو تو نافع الناس بنو لوگوں کے لئے ہدایت و راستی و آرام کی راہیں تیار کرو اور گمراہی و ضرر و ایذا دہی کے راستوں سے دور ہٹ جاؤ۔

ڈائری

نکات حکیم الامۃ

۳۰ جنوری سے ایک شخص نے شام کی نماز کے بعد حضرت حکیم الامۃ سے کہا کہ میں اپنے گاؤں میں ایک اکیلا احمدی ہوں اور مخالف بہت ہیں حکیم الامۃ نے فرمایا مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا رب لا تذرنی فردا دعا کرتے رہو۔ یہہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ مومن ہی اکیلا ہوتا ہے مومن اس بکری کی طرح نہیں جسکو بھیڑیا کھا جاوے خدا کو محکم پکڑو دعا کرتے رہو پھر اکیلے نہیں رہو گے مومن کے اندر ایک نور ہوتا ہے اس نور سے وہ اوروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے تم دیکھتے ہو کہ میرزا صاحب بہت تھوڑے باہر آتے ہیں مگر تم لوگوں کو کیسے اونہوں نے بیٹھے بیٹھے اپنی طرف کھینچ لیا ہے باوجود سخت مخالفت کے لاکھوں مخلوق شرق و غرب سے انکی طرف کھنچی ہوئی چلی آ رہی ہے۔

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے گذشتہ جمعہ مورخہ ۲۵-جنوری ۱۹۰۷ء بروز عید الضحیٰ پڑھا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعدہ خطبہ ماثورہ کی آیت ذیل پڑھی وترکنا علیہ فی الاخرین سلام علی ابراھیم کذلک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المؤمنین وبشرناہ باسحاق نبیا من الصالحین وبارکنا علیہ وعلی اسحاق ومن ذریتہما ... محسن وظالم لنفسہ مبین

ترجمہ آیات کا آگے آتا ہے اولاً یہ سمجھ لینا چاہیے کہ فضائل کمالیہ کی دو قسمیں ہیں اول فضیلت لازمی اور دوسرے فضیلت متعدی۔ فضیلت لازمی تو وہ ہے کہ انسان اپنے نفس میں

کوئی فضیلت اور کمال رکھتا ہو اور فضیلت متعدی وہ ہے کہ اوس فضیلت کے ساتھ دوسرونکو بھی کامل کر دے۔ پس کمال کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کمال فی نفسہ اور دوسرا درجہ اسکا تکمیل ہے یعنی دوسرونکو کامل کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انبیا کہ پیشتر ہوئے اگرچہ انمیں یہ دونوں فضیلتیں یعنی کمال و تکمیل حاصل تھیں مگر قرآن مجید پر جو نظر کیجاتی ہے تو یہ دونوں فضیلتیں اون انبیا علیہم السلام میں اس کامل درجہ کی نہیں تہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی گئیں دیکھو حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل جو حضرت موسیٰ کی حیات ہی میں اون سے وہ حرکات صادر ہوئیں کہ جنکی وجہ سے وہ نہایت درجہ معتوب و مغضوب ہوئے چنانچہ دیکھو سورہ بقر کو۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت تیئس سالہ میں ہی صحابہ کرام کس درجہ سے کس کمال تک پہونچ گئے اول حالات تو وہ تے جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظہر الفساد فی البر والبحر اور فرماتا ہے کہ ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین بے شک وہ پہلے اسسے ظاہر گمراہی میں پڑے ہوئے تہے۔

اور پہر وہ ایسے کمال کو پہونچ گئے کہ جنکی نسبت ...... اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ جابجا ارشاد فرماتا ہے دین اسلام کی تائید میں اونکی یہ کیفیت ہو گئی کہ جنکی نسبت یہ فرمایا گیا من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ ترجمہ انہیں مومنوں میں سے ایسے مردان خدا ہیں نکلے اون عہدوں میں جو اللہ تعالیٰ سے باندھے ہیں پس بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ شہادت کے منتظر ہیں اور اس عہد میں کسیطرح کی تبدیلی اونہوں نے نہیں کی وغیرہ وغیرہ من الآیات۔

پس متواتر ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال ذاتی اور نیز درجہ تکمیل پہلے انبیاؤں سے زیادہ تر ہے اور نیز ایک فرق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بعثت سے پہلے انبیا چونکہ وفات پاچکے ہیں انکی امت میں درجہ تکمیل باقی نہیں رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہی درجہ تکمیل کا باقی رہا جو آنحضرت کے وقت حیات میں تہا یہی معنے ہیں ...... کہ آنحضرت زندہ ہیں یہ ایک بڑا فرق بیّن ہے آنحضرت کے اور پہلے انبیا کے درجہ تکمیل میں اگر کسی کو شک ہو تو وہ دیکھے۔ خلفاء کے عہد خلافت کو کہ اونکے زمانہ میں اسلام کہاں سے کہاں تک پہونچ گیا اور خلافت ظاہر کی بنیاد ہی کیسی مستحکم اور قائم ہو گئی کہ اسکا بقیہ باوجود ضعف اسلام کے ابتک موجود ہے جونکہ اسی زمانہ میں اسلام کو ضعف بہت پہونچ چکا تہا تو اس سے اللہ تعالیٰ نے اس آخر زمانہ میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور مسیح موعود کے واسطے وہ تائید کی گئی کہ جنکی نسبت الہام براہین احمدیہ میں موجود ہے کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم یعنی تمام برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی ہیں پس برکت والا ہے وہ شخص جس نے تعلیم دی اور برکت والا ہے وہ جس نے سیکہا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بہی ہے

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

اور یہ الہامات آج کے نہیں ہیں بلکہ چھبیس چھبیس سال ہوئے کہ یہ تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں پس یہ درجہ تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیلئے اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود کے واسطے یہ الہام بہی ہوا کہ جری اللہ فی حلل الانبیا یعنی یہ شخص خدا کا فرستادہ ہے اور پیغمبرونکی صفات کے ساتھ متصف ہے اگر یہ مسیح موعودؑ آخر زمانہ میں مبعوث نہ ہوتے تو پہلے انبیا کے فضائل اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات مخالفین کی نظر میں ایک قصہ کے طور پر ہو جاتے پس الحمد للہ کہ تمام انبیا کے فضائل بطفیل غلامی سید المرسلین کے اس آخر زمانہ میں بذریعہ مسیح موعود کے دنیا میں ظاہر و شائع ہو رہے ہیں اس خطبہ جمعہ میں جو فضائل انبیا کے اس مسیح موعود کو دیے گئے ہیں اون سب کا بیان بسبب طوالت کے نہیں ہو سکتا چونکہ آج دو عیدیں جمع ہیں یعنی جمعہ اور عید الضحیٰ اس لئے وہ بعض فضائل کہ جو حضرت ابراہیم کو عطا ہوئے تہے وہ مسیح موعود میں بہی موجود ہیں اون کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ قربانی اگرچہ حضرت آدم کے وقت سے مسنون طور پر چلی آتی ہے لیکن حضرت ابراہیم سے جو قربانی ہوئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو نہایت درجہ پسند آئی اسلئے حضرت ابراہیم کی قربانی کا ذکر قرآن مجید میں بہت مدح کے ساتھ فرمایا گیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ کرام نے رسول کریم سے عرض کیا کہ ما ہذہ الاضاحی یا رسول اللہ قال سنۃ ابیکم ابراہیم قالوا فما لنا فیہا قال بکل شعرۃ حسنۃ ......

قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ

یعنی صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ ان قربانیوں کی اصل کیا ہے رسول اللہ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے پہر عرض کیا اونہوں نے کہ ہمکو ان قربانیوں میں کیا ثواب ملیگا۔ فرمایا ہر ایک بال قربانی کی عوض میں ایک نیکی پہر صحابہ نے عرض کیا پشم کے بالوں میں کتنا ثواب ہے آپ نے فرمایا صوف کے ہر ایک بال میں بہی ایک نیکی ملیگی۔

حضرت ابراہیم کی جو قربانی تہی جو اوپر کی آیتوں میں بیان کی گئی ہے وہ نہایت درجہ مبنی بر صدق و صفا اور ناشی عن التقوی کیونکہ بغیر تقوی کے ظاہری قربانی کچہ حقیقت نہیں رکہتی۔

کما قال اللہ تعالیٰ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم یعنی نہیں پہونچتا ہے اللہ کے پاس گوشت ان قربانیوں کا اور نہ خون اون کا ولیکن پہونچتا ہے اوسکے نزدیک تقوی تمہاری طرف سے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے بعد ذکر قبول کرنے قربانی حضرت ابراہیم کے ارشاد فرمایا۔ وترکنا علیہ فی الآخرین الیٰ آخرہ اب اس ساری آیت مذکورہ عنوان الصدر کا ترجمہ یہ ہے۔

اور باقی رکہا ہمنے ابراہیم کے واسطے تمام مدح اور ثنا کو اون میں جو باقی زمانہ میں ہونگے اور کل عالم میں سلام ہے اللہ کی طرف سے ابراہیم پر اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں تمام احسان کرنے والوں کو بے شک وہ ابراہیم ہمارے کامل مومنوں میں سے ہے اور بشارت

دی ہے ہمنے اوسے اک [illegible] فرزند اسحاق کی جو ہمارے نیک بندوں میں سے نبی ہیں اور برکت دی ہے ہمنے ابراہیم اور اسحاق کو اور انکی اولاد میں سے بعض درجہ احسان کا رکھنے والے ہیں اور بعض اپنی جانوں پر ظلم کہلا ہوا کرنے والے ہیں

فائدہ دیکھو اس آیت میں جو حضرت ابراہیم کے لئے یہ وعدہ موجود ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام میں آپ کی مدح اور صفت تمام عالم میں جاری ہوگی وہ مدح اور صفت بطفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بذریعہ مسیح موعود علیہ السلام ہمکو مشاہدہ ہو رہی ہے حضرت ابراہیم کے لئے وعدہ تہا انی جاعلک للناس اماما

وہی الہام حضرت مسیح موعود کیلئے چھبیس سال کا براھین احمدیہ میں موجود ہے درود شریف میں اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم سکہا دیا گیا ہے مسیح موعود کے لئے یہی ویساہی الہام موجود ہیں ا ربت یا احمد وکان ما بارک اللہ فیک حقا فیک یعنی برکت دیا گیا ہے تو احمد اور جو اللہ نے تجکو برکت دی ہے وہ تیرا حق اللہ کے علم میں ثابت تہا وجیلت مبارکا یعنی تو مبارک کیا گیا ہے۔

انت مبارک فی الدنیا والاخرۃ یعنی برکت دیا گیا ہے تو دنیا اور آخرت میں۔

پس وہ دعا جو درود شریف میں حضرت نے تعلیم فرمائی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں یعنی اونکے آل میں حاصل ہوئی اور حضرت ابراہیم کے وقت یہ ذرائع اور اسباب اس برکت کے تمام عالم میں شائع ہونے کے موجود نہ تہے پس یہی زمانہ تہا کہ تمام دنیا میں برکت ابراہیمی بطفیل محمد رسول اللہ بذریعہ مسیح موعود شائع ہو۔ حضرت ابراہیم کے لئے یہ ہی فرمایا گیا تہا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی

وہی الہام براہین میں موجود ہے کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اس میں ایک لطیف پیشگوئی ہے کہ قادیان میں دور دراز ملکوں سے واسطے ادا کرنے نماز عیدین اور جمعہ وغیرہ کے لوگ صادر و وارد ہونگے چنانچہ یہ پیشین گوئی ہمکو مشاہدہ ہو رہی ہے۔ باقی آیندہ

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۷ء

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد اتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر وان جاھدک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون۔ یبنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بھا اللہ ان اللہ لطیف خبیر یبنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔

اسوقت میں آپ لوگوں کے سامنے شرک پر کچھہ بولنا چاہتا ہوں شرک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اسکا۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہیں جو شرک کو پامال کریں اور توحید کو دنیا میں پہیلائیں لیکن انسان جس کو ایک حد تک خدا تعالی نے آزادی دی ہے۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل میں چہپاتا رہا ہے گو بہتوں نے ہدایت پائی اور شہدا اور صادقین کا مرتبہ پایا۔ مگر پھر بھی دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنہوں نے شرک کو نہیں چھوڑا اور جب کہ خدا تعالی ایک قوم کی طرف نبی کو بہیجکر اس کی اصلاح کرتا ہے اور بعد ایک مدت کے بعد جب ان تمام انعامات الہی کو جو ان پر وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں اپنی کوششوں اور سعیوں پر محمول کر کے خدا تعالی سے روگردانی کرتے ہیں۔ تو اسوقت جو پہلی برائی ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ شرک ہے۔ اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے اسکو سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالی کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالی دوسرے گناہوں کو اگر چاہے تو بخشدیگا۔ مگر شرک کو نہیں اور در حقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہیں اس سے روگردانی کریں جیساکہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اوس پر چلیں پہریں۔ محنت کریں کوشش کریں اور بڑے بڑے مرتبہ پائیں پہر اس زمین میں مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں وہی زمین ہوتی ہے کہ ہم اس میں گیہوں کا دانہ ڈالتے ہیں اور کچھہ دنوں تک معدوم ہوجانے کے بعد وہ دانہ تہوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانوں اور ہواؤں میں سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس میں اسی قسم کے سینکڑوں دانے اور نکل آتے ہیں اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہیں پہر اسی زمین میں مکئی کا دانہ ڈالتے ہیں اور وہ اسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کر کے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین میں رکھے گئے ہیں جو کہ ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہیں پہر پرند۔ چرند بنائے ہیں جن سے سینکڑوں فوائد روزانہ اٹھاتے ہیں اسی طرح اربعہ عناصر۔ پس ذرہ بہی شرک کا دلمیں رکھنا ایسا خوفناک امر ہے اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالی

رحیم و کریم نہ ہوتا تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے عذاب میں ڈالا جاتا جس سے کبھی نجات نہ ہوتی - مگر یہ اسکی رحمانیت ہے جو انسان کو ہلاک ہونے سے بچائے جاتی ہے -

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں - یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں — وہ شیطان جس نے یہ کہا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لونگا یعنی اپنے لئے مخصوص کر لونگا جو کہ تجھ سے غافل ہونگے میں تیرے بندوں پر شرک کا حربہ چلاؤنگا اُن کے آگے سے حملہ کرونگا اور پیچھے سے حملہ کرونگا غرض کہ دائیں طرف سے بائیں طرف سے

. . . . . . میں اُن پر حربہ چلاونگا - میں ان کو گمراہ کرونگا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کرونگا پس وہ جانوروں کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسروں کے لئے مخصوص کرینگے پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے - یعنی شرک کیا . . . . . . اُس کا یہی حملہ ہے - پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ میں ہے - پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان کا وعدہ جو ہے یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے اس مقام پر خدا تعالیٰ نے مشرک کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ بخشا نہیں جاویگا - وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا پہلی دو باتیں تو ایسی ہیں کہ اُن میں مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہی بخشے جاوینگے اور ہم شیطان کے تابعدار نہیں ہیں - مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرما دی ہے کہ جس سے پہلی دو باتیں بھی تصدیق ہو جاتی ہیں یعنی مشرک کامیاب نہ ہونگے سو حضرت آدم سے لیکر آجتک دیکھ لو کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے حضرت نوح ہود - صالح - شعیب - ابراہیم - موسیٰ - عیسیٰ اور سب کے آخر میں . . . . اور سب سے بڑھ کر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا - کیا ان مشرکوں کا کوئی نام لیوا ہے - کوئی نہیں جو کہے کہ میں فرعون یا ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں اُن لوگوں کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آباؤ اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیوں ہے اسلئے کہ اُن کی اولاد بھی ان کو بُرا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہیں کرتی کہ ان کو ان مشرکوں کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ بدیہی ثبوت ہے جو خدا تعالیٰ اس بات کے ثبوت کے لئے پیش کرتا ہے - کہ یہ لوگ شیطان کے مرید نہ بخشے جانے والے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتی ہے - یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے - انسان کو چاہئیے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے - تاکہ ہر گھڑی اُسکا دل خدا کی طرف جھکا رہے - اور خدا ہی اسپر اپنا سایہ ڈالے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اُس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے - پس انسان کو چاہئیے کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے کیونکہ جو اس سایہ کے نیچے آجاتا وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے

اور کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خدا تعالیٰ کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے اور اگر بجائے ایسے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں - تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کیلئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اوچک لے جاتا ہے اور ہم کو شدید سست چھوڑ جاتا ہے - ہم بکریوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے پس جب تک ہم خدا کو جو کہ ہمارا نگہبان ہے - اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملے سے محفوظ ہیں مگر جب ذرا سی غفلت کی وجہ سے ہم اسکی نظروں سے اوجھل ہوئے تو شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنی نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقع آجاتا ہے کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے میری اس سے یہ مراد ہے کہ جب ہم اُس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کی وجہ سے دور کر دیں اور اس لئے ہم کو چاہئیے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤگے - تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤنگا - اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤگے تو میں دوڑ کر آؤنگا پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جاویں گے - ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑیے کے سامنے ہو اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو - تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور - اور شیطان کے شکار ہو جاؤ - اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اسطرح بیان کیا ہے گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں - لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی گناہ کرے - کیونکہ جب وہ کوئی بُرائی نہیں کر سکتا - چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اوسکو یہ ایمان ہو کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے تو پھر وہ چوری نہیں کر سکتا -

اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے بھی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں - جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں - پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو - اور رہے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ یعنی جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ جب وہ شرک سے پاک ہو جاویگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اسکی صفات کو برحق مان لیگا تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں اور اسکا لازمی نتیجہ ہوگا کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنی جب وہ بولتا ہے - تو خدا کے لئے بولتا ہے سنتا ہی تو خدا کے لئے

سنتا ہے۔ کہتا ہے تو خدا کے لئے کہتا ہے اور بیٹھتا ہے تو خدا کے لئے اُس وقت شیطان بھی اُس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان بھی مسلمان ہو جاتا ہے جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اسکا ہو جاتا ہے ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی — اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا- پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہیں - وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے کہ بندہ تو وہ ہے جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق بنا دے جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کا نفس امارہ ہے تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں- بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جاوے مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے اُن سے بھی نفع اور ضرر کی ویسی ہی اُمید رکھتا ہے جیسے کہ خدا سے تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا جو ایک خدا کو جو متصف ہے- تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا ہونے کے لائق بنا دیتا ہے- پس اس جگہ عبد کے معنی اُس بندے کے ہیں جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوس خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابو جہل بھی مگر ابو جہل نے اپنی شرارت فسق فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور اُنہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی مگر اُن حضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا- شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں- اور اپنے آپکو خدا کا بندہ ثابت کیا- پس خود مقابلہ کرکے دیکھ لو کہ اسکا انجام کیا ہوا اور اُس کا کیا- ابو جہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا- اور ایک کنوئیں میں اوسکی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنی اوس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور اُسی وقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی- کہ وہ خدا تعالیٰ کے جنت کے وارث نہ صرف عقبیٰ میں- بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے- جیسا کہ وہ فرماتا ہے وادخلی جنتی - پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنا چاہے وہ شرک کو چھوڑ دے کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں- کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے- ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی- شرک جلی وہ جو کھلا کھلا شرک ہے یعنی بتوں وغیرہ کا شرک- یا انسان پرستی- قبر پرستی- چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ- ایسے شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں- مگر اچھا سمجھکر- اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے- یعنی چھپا شرک ایسا شخص مانتا ہے- کہ خدا ایک ہے اور پھر مشرک کا مشرک ہی ہے وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے مگر پھر بھی شرک کے مرض میں گرفتار ہے- وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار ہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے حکیم اس دوائی کو دیتا ہے اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں مگر افسوس کہ اگر اُس کو چشم بصیرت ہو تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے کہ اسیر رو یا جاوے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جاوے- اور خشوع اور خضوع سے دعا کی جاوے کہ یا الٰہی ہمکو اس مہلک مرض سے بچا- یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل بے جا کرتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھکو اس نوکری سے الگ کر دے- تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاونگا یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہیں بنے گا- تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھکر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے- یا خدا کی مدد سے بڑھکر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے- پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو شریعت کے خلاف ہو اور نہیں سمجھتا کہ خدا کو خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب تھا بہ نسبت اس دوست کے پس وہ شرک کرتا ہے اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے کہ وہ شرک کے درجہ پر پہونچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے خدا سے دعائیں کرو- اور خود کوشش کرو- کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا- جو اس کو پکارتا ہے اسکی سنی جاتی ہے پھر آجکل کا زمانہ ایسا نازک ہے کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑھ کر بابرکت ہے کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے مگر ساتھ ہی وہ اسوقت خزانہ کھول کر بیٹھا ہے تاکہ جو سوال کرے وہ اپنے سوال سے بڑھکر پا وے- اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کی مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہاں تک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جسکی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی اہرمن دیو یعنی شیطان اور یزداں (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جائے گا- پس یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال و زر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھہرایا ہے یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم کریم ہے اور اُس نے ایسا ہی کیا ہے- اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی اسوقت وہ شخص مامور ہے جس کیلئے مقدر ہے کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے یعنی شرک کو دور کرے ہاں دنیا دیکھ لیگی کہ شرک کسطرح تباہ ہوگا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں- جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں- دنیا کو شرک چھوڑنا

پڑیگا خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے۔ یا کوڑے سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ مگر خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کریگا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کر لیا ہے اب اُس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال وزر کو دیکھکر حیران نہ ہو کیونکہ اُس وقت جبتک کہ اس کا نام ونشان تھا خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ دنیا اسکو دیکھ کر ہلاک ہوجائیگی تو میں رحمان کے منکروں یعنی عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بنالیتے پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط منار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جسکی دیواریں لوہے کی تھیں اب گرنے کو ہے۔ کیونکہ اس کو زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قدر بودا ہے کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہوجاتا ہے پس جبکہ روحانی باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خودبخود اسلام کی طرف رجوع کرینگی اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر تھا اسلام کا مرکز ہوگا عیسائیوں میں خودبخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہوگئے ہیں یہانتک کہ بہت سے حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے منکر ہوگئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ولد الزنا تھے۔ پس زمانہ خودبخود شرک کو چھوڑنے والا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت مورد انعامات الٰہیہ ہے اور اسوقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے ایک دن آنیوالا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جاویگی خدا ہمارے امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور اسوقت جو ایک کمزوری کی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہے ہم اسوقت یتیم کی طرح ہیں جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے۔ مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کر لیا اگر ترقی چاہتے ہو تو یکدل ہوکر دعائیں مانگو کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ خدا واحد ہے پس جبکہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے تو کیا چار لاکھ یتیموں کی آواز کچھ بھی اثر نہ کریگی۔ شرک کو دور کرو تمہارے کام ٹھیک ہوجاوینگے اب میں آپ لوگوں کے سامنے اس رکوع کا مجمل طور سے بیان کرتا ہوں جو کہ میں نے تقریر کے شروع میں پڑھا تھا یعنی سورہ رحمٰن کا دوسرا رکوع اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا لقمان الحکمة ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان اللہ غنی حمید۔ یعنی میں نے لقمان کو حکمت بخشی تاکہ شکر کرے اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے پس وہ اپنے نفس کے لیے کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے پس اللہ تو بے پرواہ ہے اور تعریف والا ہے، اس جگہ خدا تعالیٰ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا تو پہلے ہی لقمان کو عقلمند بتاتی ہے بلکہ میں نے ہی اسکو حکمت دی ہے اور میں ہی اس کو حکمت والا قرار دیتا ہوں اب دیکھنا چاہیے کہ دنیا میں کونسا انسان تابعداری کرانے کے قابل ہوتا ہے وہی جو عقلمند ہو اور وہ جو کہ بے وقوف اور جاہل مطلق ہو وہ اس قابل نہیں

ہوتا کہ اسکی فرمانبرداری کی جاوے۔ پس اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لقمان تو دنیاوی لوگوں کے خیال کے بموجب اور دینی لوگوں کے ایمان کے مطابق ایک حکمت والا آدمی تھا پس ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے اور چاہیئے کہ دنیا اسکو قبول کرے کیونکہ ہوا جو اہل الرائے۔ اب جو بات کہ لقمان کہتا وہ آگے بیان ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہیئے کہ خدا کا شکر کیا جاوے۔ تاکہ وہ اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑھکر اس پر انعامات کرے اور جو شکر کرے وہ انسان کی اپنی جان کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان کے شکر کرنے سے خدا تعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہیں جاویگا۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں نہ طاقت میں کوئی ترقی ہوگی بلکہ اُلٹا شکر کرنیوالے کو فائدہ ہوجیگا۔ پس جو باوجود ان باتوں کے ہوتے ہوئے کفر کرے تو خدا تعالیٰ کو اسکی پرواہ ہے کیا اسکے کفر سے خدا میں کسی قسم کی کمی واقع ہوجائیگی اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کریگا دیکھو کہ آدم کے زمانہ سے لیکر جنھوں نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے مگر جنھوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہی ہوئے۔ نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا وہ ترقی پا گئے خدا کے مقبول ہوئے انکی قوم نے کفر کیا وہ تباہ ہوگئی حضرت نوح نے خدا تعالیٰ کے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا کہ جو تیرے تعلق والے ہیں اُن کو بچاؤنگا جب طوفان آیا تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے حضرت نوح نے آہ وزاری کی کہ اے خدا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ حکم ہوا کہ خاموش رہو یہ تیرا بیٹا نہیں اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا جب تو نے میرے ساتھ خالص تعلق پیدا کیا اور شرک سے بکلی پرہیز کیا۔ تو جو لوگ مجھسے محبت کرتے ہیں وہی لوگ تیرے تعلق والے ہیں پس اے احمدی قوم ہمارا خدا رشتہ دار نہیں شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تاکہ خدا تمہارا نگہبان ہوجائے۔ دیکھو کہ خدا نے نوح کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی پس اس بات سے خوش ہونا کہ ہم احمدی ہیں یہ نادانی ہے بلکہ ایسے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو اور اسی طرح لوط کی بستی کا حال دیکھ لو کہ کس طرح ہوگئی کہ کفر کرتی تھی اور حضرت لوط جو شکر کرنے والے .... بندے تھے بچگئے یہاں حضرت لوط کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا کیونکہ وہ کافروں سے تعلق رکھتی تھی پھر ہے کہ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم۔ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جبکہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا کہ اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے اس جگہ اللہ تعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے کہ وہ حکمت والا انسان ہے یہ بات کہتا ہے اور پھر اپنے لڑکے کو جس کو اس نے اچھی ہی کہنی تھی اور پھر معمولی طور سے نہیں کہا بلکہ وہ اسوقت اس کو نصیحت کرتا تھا تاکہ اس کی آیندہ زندگی ٹھیک ہو کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیونکہ شرک جو ہے وہ ایک بڑا ظلم ہے ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے اور ہمارے ضرر پر بھی قادر ہے اس کے ساتھ ہم اوروں کو برابر ٹھہرائیں کتنا ظلم ہے اب یہاں خیال رکھنا چاہیے کہ شرک سے مراد یہ نہیں کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اور پاک ہوگئے بلکہ حضرت لقمان فرماتے ہیں کہ کل شرک جلی اور خفی سے اپنے آپ کو بچا پھر آگے فرماتا ہے ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علیٰ وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ..... ولوالدیک الی المصیر یعنی میں نے انسان کو اس کے والدین کے